

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شهدت المكنونات بوحدانيته ولانت المصنوعات
لعظمته وخضعت الجبابرة لعزته ويربي كل حي بنعمته فلا اشباح على بساط
خدمته واقفة والارواح على سرادق محبته عاكفة والابصار عن الشوق اليه
واكفة والقلوب من الم صدوده خائفة والى رحمة الله راجية سقاهم بكاس
محبته دهاقا فازدادوا الى لقائه اشتياقا والتهب في احشائهم نار الوجد فاحترقوا
احتراقا وامطرت عيونهم دموعا فاندفقت اندفاقا فباطنهم في النار
حريق وظاهرهم من ماء الوجد غريق ووجههم من المحبة سحيق وما لهم
الى الوصال طريق شربوا اقطارا واجاري وطار من اعينهم
الكرى اذ تلذذوا فقاموا اسكارى ولم يطلبوا سوى الحبيب بدلا من
الورى وانابوا الى الله لهم البشرى فيالها من قلوب في الملكوت بالجلال
طائرة والارواح في مشاهدة البيان زائرة ليس لهم مع الخلائق سكون
ولا الى الخلائق ركون احدا لا يعزب عنه شيء اذ قال له كن فيكون ۞

جناب شیخ امام اجل عالم فاضل ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ حکایت
فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک گروہ نے آکے کہا اے محمد ہم لوگ نہ کتاب جانتے ہیں نہ علم
نہ مسلمانوں کی قوم سے خبردار ہیں۔ ہم میں سے کسی نے اگلی امتوں میں سے کسی امت
کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ ہم اور ہمارے سب باپ دادا بارہ سو برس سے
بت پرستی کرتے چلے آتے ہیں۔ ہم تیرے اوپر کس طرح ایمان لائیں۔ ہم نے
کبھی اپنے باپ دادا سے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے پاس کوئی
رسول اونمیں سے بھیجا ہو۔ رسول خدا نے جواب میں ارشاد فرمایا بیشک خدا
خوب جانتا ہے کہ تم کتاب اور مسلمانوں کی قوم سے واقف نہیں ہو۔ اور
اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ہو الذی بعث فی الامیین رسولاً منہم۔
یعنے اللہ وہ ہے جسنے بے پڑھوں میں ایک رسول اونہیں میں سے بھیجدیا۔ اور
رسول اللہ نے فرمایا اہل توریت اور اہل انجیل سے میرا حال دریافت کرلو وہ بتادینگے
وہ گروہ اوسیوقت واپس آیا اور ابوجہل کے چچازاد بھائی عترہ کے گھر میں جمع ہو
اور کعب بن اشوق اور ابن یامین اور مالک بن نصیف اور حیی بن اخطب کو ایک خط
لکھا اور اوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور عظمت اور سب احوال
اور صفات کا ذکر کیا اور یہ تحریر کیا کہ ہم میں ایک شخص اس شان اور اس صفت اور اسم
فصاحت کا ظاہر ہوا ہے اور وہ نبوت کا دعوے کرتا ہے۔ اگر تمہیں اوسکا کچھ
حال معلوم ہو تو ہمیں بتاؤ۔ یہود کے سردار اوس خط کے پڑھتے ہی اور اوس میں
جو امر حق تھا اوسکے پہچانتے ہی تھرا گئے۔ فوراً اوس خط کا توریت سے مقابلہ

کیا رسول اللہ کی صفات کو بالکل مطابق پایا اوسی وقت رسول اللہ کو پہچان گئے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین اتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم۔ اہل کتاب رسول کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں۔ پھر یہود نے قاصد سے کہا اوس شخص سے تین باتیں دریافت کرو اگر جواب دیدیا تو جان لو کہ وہ تمہارا رسول ہے نہ ہمارا۔ ہمارا رسول جو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تھا وہ بنی اسرائیل میں سے تھا اور یہ عربی رسول عرب کا رسول ہے اور اوس کا حال ہمارے ہاں لکھا ہوا ہے۔ جسوقت یہود کا خط اوس گروہ کے پاس آیا اوسیوقت وہ رسول اللہ کے پاس آئے اور یہ کہا اے محمد اگر تو سچا نبی ہے تو ذوالقرنین اور روح کا حال بتا اور حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کا قصہ بیان کر۔ رسول اللہ نے فرمایا میں عنقریب جواب دونگا۔ چونکہ آپ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا اس سبب سے وحی کے آنے میں دیر ہوگئی اور دیر کا قصہ مشہور و معروف ہے۔ پھر اللہ تعالے نے سورۂ یوسف نازل کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر تلک ایات الکتاب المبین۔ الف سے مراد انا ہے اور لام سے لی اور ریٰ سے ربوبیت اللہ تعالے اپنی وحدانیت اور صفات اور ربوبیت

شیخ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کا قصہ سورہ یوسف کے اندر ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے کہ یہ سورت نازل ہوئی اس میں ایکسو گیارہ آیت ہیں اور کلمہ ایکہزار شانہ سو اٹھاسی ہے اور حرف سات ہزار چھ سو چھیاسٹ ہیں اس سورۃ کے کئی نام ہیں خدا تعالی نے اس سورۃ کو عبرت کہا لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب عالم اسکو سورہ وحید کہتے

کی قسم کہاتا ہے کہ جس بندے نے ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہہ لیا اوسے عذاب نہیں کرنے کا بعض علما کے نزدیک الف سے مراد آلا یعنے نعمتیں ہیں اور لام سے لطف اور را سے ربوبیت اللہ اپنی نعمتوں اور لطف اور ربوبیت کی قسم کہاتا ہے یہ کتاب جو تیرے اوپر نازل ہوئی ہے لوح محفوظ میں ہے۔ تلک ایات الکتاب۔ تلک آیات کی طرف اشارہ ہے یعنے اس سورۃ کی آیتیں قرآن کی آیتیں ہیں انا انزلناہ قرانا ضمیر قرآن کی طرف پہرتی ہے اور نازل کرنے والا اللہ ہے یہ اسواسطے ارشاد فرمایا کہ لوگ کہتے تھے محمد نے یہ قرآن خود گھڑ لیا ہے کوئی شخص محمد کو سکھلاتا ہے اللہ تعالے نے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وھذا لسان عربی مبین یعنی جسکی طرف

بقیہ صفحہ ۲ ۔ میں حکیم اسکو سورۃ احسن کہتے ہیں زاہد اسکو سورۃ زہاد کہتے ہیں عارف اسکو سورۃ معرفت کہتے ہیں اندوہگین لوگ اسکو سورۃ راحت کہتے ہیں۔ محب لوگ سورۃ حب کہتے ہیں۔ فرشتے سورۃ حسن کہتے ہیں پیغمبر سورۃ روح کہتے ہیں۔ زندیاں سورۃ ریاضت اور عام لوگ سورۃ یوسف کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں چار قصوں کو عبرت فرمایا ایک قصہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ والوں کے ساتھ دوسرا قصہ موسےٰ علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ تیسرا قصہ یوسف علیہ السلام۔ قصہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ یوئد بنصرہ من یشاء ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار۔ دوسرا قصہ موسیٰ علیہ السلام ان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشی تیسرا قصہ یوسف علیہ السلام چوتھا وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم وہ دودہ کہ ہم تمکو دیتے ہیں عبرت ہے پہلے پاکیزہ کہانا تہا جب معدہ میں پہونچا غذا ہوئی جب چہاتیوں میں پہنچا پاکیزہ دودھ نکلا یہی حال بندہ مومن کا ہے اوسدن کہ الست بربکم تہا کہا مومن ہوا تو پاک جب دنیا میں آیا تو عیب اور گناہ میں بھر گیا کہ دنیا جائے عیب اور آلائش ہے جب قبر میں گیا اگر نیک ہوا تو پاکیزہ۔ دودھ اسوقت پاک ہووے کہ پستان میں پہونچے بندہ اوسوقت پاک ہووے کہ قبرستان میں پہونچے دودھ چہاتیوں سے باہر آوے بچہ اوسکو چاہے بندہ قبر سے باہر آوے حوروں کے پاس بیٹھے اس قصے میں عبرت ہے صابروں کیواسطے تاکہ جانیں کہ بلا پر صبر کرنے سے فتحمندی ہے اور یہی عبرت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بلا پر صبر کیا اور نعمت پر شکر گذارا تندرستی اور سلطنت کو پہونچے یعقوب علیہ السلام نے بھی محنت فراق میں صبر کیا اور نعمت وصال میں شکر بجالائے آخر فرزند کے وصال کی دولت کو پہونچے اور دیدہ غم دیدہ نے راحت اور فرحت دیکھی۔ دوسرے اس قصہ میں مجرموں کے

قال ابن عباس رضی الله عنه الر انا الله ارى الالف الله واللام لطفه والراء ربوبيته يقسم بآلائي ولطفي وربوبيتي ان هذا الكتاب الذي انزل عليك في اللوح المحفوظ تلك آيات الكتاب يعني هذه الآيات ثم قال انا انزلناه قرانا والهاء كناية عن القرآن نزلت لما قالوا ان محمدا تقوله من تلقاء نفسه فانزل انما يعلمه بشر لسان الذي يلحدون اليه اعجمي وهذا لسان عربي مبين

نسبت کرتے ہیں اوسکی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن نہایت فصیح عربی زبان میں ہے
آیت اِنَّا اَنزَلنٰہُ قُراٰنًا عَرَبِیًّا ہیں اس کتاب کا نام قرآن ارشاد فرمایا اس کتاب
کے اور بھی بہت سے نام ہیں ایک فرقان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تبارک الذی نزل الفرقان
برکت والی وہ ذات جسنے فرقان نازل کیا اور دوسرا کتاب
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب۔ تعریف خدا ہی
کے لئے ہے جسنے اپنے بندے پر کتاب اوتاری تیسرا حکیم فرمایا یٰسین و
القرآن الحکیم چوتھا مہیمن فرمایا مہیمنا علیہ پانچواں مجید فرمایا بل ھو قرآن مجید

بقیہ صفحہ ۴ ۔ واسطے عزت ہے اس واسطے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے
جتنا ظلم اور بے مروتی یوسف علیہ السلام کے ساتھ کی آخر یوسف علیہ السلام نے برائی کے بدلے
بھلائی دیکھی اور اپنی ایک برائی کے بدلے میں سو برائی حاصل کی ۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا ایک
رمز ہے کہ گنہگاران امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلاتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کریم
تھے اور میں اُنسے کریم زیادہ ہوں جتنا بھائیوں نے اونپر ظلم کیا وہ اُن سے درگذرے اور بھائیوں
سے بیزار نہوئے تم اے گنہگار بندو گناہ کرتے ہو اور گناہ کی طرف رغبت رکھتے ہو میں اکرم الاکرمین ہوں
تم سے درگذر کرتا ہوں اور تمہارے مُنہ پر نہیں لاتا ہوں اور تم سے بیگانگی اور ناآشنائی نہیں کرتا
نکتہ ۔ بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کے ساتھ اتنا ظلم کیا لیکن انکا نام بھائی ہونے سے
نگیا بندہ مومن باوجود سو ہزار گناہ کے اگر نام مومنین کا اوس سے نہ جائے کچھ تعجب نہیں ہی اس قصہ
میں عارفوں کیواسطے معرفت کی زیادتی ہے اور تائبوں کیواسطے امیدواری مغفرت ہی اور صابروں کے
واسطے امید راحت ہے اور احسان کرنے والوں کے واسطے امید رحمت ہے اور محتاجوں کے
واسطے امید برآنے حاجت کی ہے اور غمگینوں کے واسطے تقرب بشارت ہے معصوموں کے
واسطے لباس سلامتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سورہ یوسف پر عمل کری اور اسکو
پڑہے اللہ تعالیٰ سختی موت کیوقت اوسکی مدد کرتا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاہے کہ
مجھ سے ناشکری جاتی رہی سورہ محمد پڑہے اور جو چاہے کہ مجھ سے بلا دور ہو سورہ بقر پڑہے اور جو چاہی کہ غم و اندوہ
دور ہو سورہ انعام پڑہے اور اگر چاہے عذاب قبر دور کرنا سورہ اعراف پڑہی جو چاہے کہ نفاق مجھ سے دور ہو
سورہ انفال پڑہے جو شخص چاہے کہ میرا غصہ جاتا رہے سورہ والعصر پڑہے اور جو چاہے کہ دل کی تنگی
جاتی رہے سورہ معوذتین پڑہے اور جو چاہے کہ یہ تمام بلا مجھ پر سے دفع ہوں سورہ یوسف پڑہے

چھٹا عزیز فرمایا وانہ لکتاب عزیز ساتواں محکم فرمایا کتاب احکمت آیاتہ آٹھواں نور فرمایا وانزلنا الیکم نورا مبینا ناموں کے بیان میں اس سبب سے اختصار کیا کہ کتاب دراز نہو جائے

فصل قرآن پڑہنے والے کے فضایل کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قرآن پڑہا اور اوسنے یہ گمان کیا کہ خدا اُسے نہیں بخشیگا وہ قرآن کا منکر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے جس نے قرآن پڑہا اوس نے اپنے مضبوط قلعہ میں پناہ لی کہ جسکی راہ کسیکو نہیں ملسکتی قرآن پڑہنے والے کو ہر حرف کے عوض میں دس نیکیوں کا ثواب ہے الف کے عوض میں دس نیکیوں کا اور لام کے عوض دس کا اور رے کے عوض دس کا جسنے تہائی قرآن پڑہا اوسے تہائی نبوت ملی اور جسنے پورا پڑہا اوسے پوری نبوت ملی جس نے دیکھ کے قرآن پڑہا اوسے شہید کا ثواب ہے اور جس نے یاد سے پڑہا اوسے انبیا کا۔ قرآن ایک گہرا دریا ہے کسی نے اوسکی تہ دریافت نہیں کی اور کوئی اوسکی انتہا تک نہیں پہونچا جس شخص نے قرآن کی ایک سورۃ ظاہری اور باطنی توجہ سے پڑہی خدا نے اوسکے لئے جنت میں ایک ایسا درخت لگایا ہے کہ اگر کوئی شخص اُس درخت کے کسی پتے کے سایہ میں نکلنا چاہے تو وہ شخص اُس پتے کے سایہ کے قطع کرنے سے پہلے بڈہا ہو جاویگا۔ قرآن پڑہنے والے کے لئے بعوض ہر آیت کے ایک درجہ ہے ہر ایک دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا

اتنی اور تریا میں ہے جسنے قرآن پڑہا اوسکے اور دوزخ کے درمیان اللہ تعالےٰ نے سات خندقیں بنا دیتا ہے ہر ایک خندق کا عرض ہزار برس کے راہ ہے قرآن والے خدا والے ہیں جس نے اونسے محبت کی اوس نے مجھسے محبت کی اور جس نے مجھسے محبت کی اوس نے خدا سے محبت کی اور جس نے خدا سے محبت کی اوسکے لئے جنت ہے جس نے اونسے دشمنی کی اوس نے مجھسے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اوسنے خدا سے دشمنی کی اور جسنے خدا سے دشمنی کی اوسکے لئے دوزخ ہے۔

حکمت فضائل قرآن

اصمعی سے کہا میں نے جنگل میں ایک اعرابی ہاتھ میں ننگی تلوار لئے دیکھا مجھے گمان ہوا کہ لٹتے ہیں ہے۔ اوس نے مجھسے کہا اپنے کپڑے اوتار دے اور اپنی موت سے اپنا گھر ویران نکر۔ میں نے کہا تو مجھے جانتا ہے کہ میں کون ہوں جواب دیا رستہ لوٹنے والا کسیکو نہیں پہچانتا اگر میں تجھے جانتا بھی ہوتا تو پہچان سے انکار کرتا میں نے کہا کیا تو نہیں جانتا تو میرے ساتھ جو کچھ کریگا خدا تجھ سے اوسکی پرسش کریگا۔ اوسنے جواب دیا میرے لئے رزق ضرور ہے اگر خدا مجھسے میرے فعل کی پرسش کریگا تو میں اوس سے رزق کی پرش کرونگا میں نے کہا تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو رزق زمین میں ڈھونڈتا ہے۔ اوس نے کہا کہاں ڈھونڈوں میں نے کہا وفی السماء رزقکم یعنے تمہارا رزق آسمان میں ہے۔ اعرابی نے فی الفور تلوار ہاتھ سے پھینکدی اور یہ کہنے لگا استغفر اللہ لی میرا رزق تو آسمان

میں ہے اور میں زمین میں ڈھونڈھ رہا ہوں۔ ابھی اوسکا یہ کلام پورا نہیں ہوا تھا
کہ دو روٹیاں اور ایک بڑا پیالہ گرم شوربے کا اوسکے سامنے ظاہر ہو گیا اس
ظہور کا سبب یقین کامل اور سچی نیت تھا اعرابی نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا خدا
تجھے ہدایت کرے جسطرح تو نے مجھے رزق کی ہدایت کی میں اوسکی حالت پر
سخت حیران اور روتا ہوا خدا کی قدرت پر تعجب کرتا ہوا واپس آیا اور کچھ یہ
تعجب کی بات بھی نہیں ہے خدا بڑا قادر ہے۔ دوسرے سال جب میں مکہ شریف حج
کو گیا تو اوس اعرابی سے ملا میں نے اوسے طواف میں دیکھا اوسنے مجھے پہچان
لیا اور کہا کیا فلاں جنگل میں ہماری تمہاری ملاقات نہیں ہوئی تھی میں نے کہا ہاں اوسنے
کہا تمہارا کیا نام ہے میں نے کہا اصمعی اعرابی نے کہا اے اصمعی اوسوقت سے اس
وقت تک ہمیشہ ہر رات کو دو روٹیاں اور ایک بڑا پیالہ گرم شوربے کا آجاتا ہے
جب میں کھانا کھا لیتا ہوں تو وہ پیالہ میرے پاس رہجاتا ہے اور میں اوسیوقت سے
خدا کی اطاعت اور بندگی میں مشغول ہوں اور عبادت کی رغبت اسوقت تک
ہر رات زیادہ ہوتی جاتی ہے جب صبح ہوتی ہے تو میں اوس پیالہ کو چاندی کا
پاتا ہوں اور میرے پاس اسوقت بہت سے پیالے ہیں میں نے اوس اعرابی سے کہا
تو اون پیالوں کو اپنی اہل وعیال پر کیوں نہیں خرچ کرتا اوسنے کہا میں نے اوسیوقت سے
خدا سے یہ عہد کر لیا ہے کہ میں کوئی کام خدا کے حکم بغیر نہیں کر سکتا ہوں اور خدا نے
مجھے کچھ حکم نہیں دیا ہے۔ پھر کہا اے اصمعی مجھے اوسی قسم کا کوئی اور شعر سنا میں نے
کہا وہ شعر نہیں تھا کلام خدا تھا اور میں نے یہ آیت فورب السماء والارض انہ
لحق مثلما انکم تنطقون اور سنائی یعنی آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم یہ تمہاری گویائی کی

الطعام علی الارض فلما تم کلامه حتی ظهر بین یدیه رغیفان وقصعة من ثرید حارة وذلک من حسن یقینه وصدق نیته فالتفت الی فقال هداک الله کما هدیتنی الی الرزق فرجعت من عنده وانا باکی متعجب القدرة الله تعالی ولا عجب من ذلک لانه تعالی قادر علی ما کان العامر القابل حججت بمکة فلقیته فی الطواف فعرفنی وقال انت ... فقلت نعم فقال ما اسمک فقلت انا الاصمعی وقال یا اصمعی من ذلک الوقت الی یومنا هذا یاتینی فی کل لیلة رغیفان وقصعة من ثرید حارة فاذا اکلت ...

فقال یا اصمعی زدنی من ذلک الشعر شیئا قال الاصمعی ویحک یا اخا العرب لیس هو الشعر انما هو کلام الله تعالی ثم قرأت فورب السماء والارض انه

طرح حق سے سنتے ہی اوسکا چہرہ متغیر ہو گیا اور اعضا کانپنے لگے اور یہہ کہنے
لگا کہ قسم کھانے پر کس نے مجبور کیا تہا اور موںھ کے بل گر پڑا میں نے جو اوسے
خوب ہلا کر دیکہا تو مرا ہوا پایا غیب سے ہاتف کی یہہ آواز آئی جو شخص خدا کے
اولیا میں سے کسی ولی کی نماز پڑہنی چاہتا ہے وہ اس بدوی کی نماز پڑہے ہمنے
اوسے غسل دیا اور کفنایا اور دفن کر دیا۔ ایک ہفتے کے بعد اچھی ہیئت پر ہمنے
اوسے خواب میں دیکہا اور دریافت کیا کس سبب سے تو اس درجہ کو پہونچا
جواب دیا تو نے جو قرآن پڑہا تہا اوسکے سننے اور کلام خدا پر صدق دل کے
ساتھ یقین لانے سے جعفر بن عیاش نے کہا ایک شخص میرا ہمسایہ مر گیا اور وہ بدکار
تہا میں نے جنت پہنے ہوئے اوسے خواب میں دیکہا اور دریافت کیا خدا نے تیرے ساتھ
کیا کیا کہا بخشدیا میں نے کہا تو تو بدکار اور گنہگار تھا تجھے یہہ درجہ کس سبب سے ملا کہا خاموش
رہ۔ قرآن کا پڑہنے والا بدکار اور گنہگار نہیں ہوتا میں نے کہا تجھے قرآن کی کونسی سورت
اچھی طرح پڑہنی آتی تہی کہا یٰس اور دخان سورہ یٰس سے جنت ملی اور سورہ دخان کے
سبب سے دوزخ سے بچا۔ جنید بن محمد نے کہا میرا ایک ہمسایہ جیلخانہ کا داروغہ تھا جب وہ
مرا تو لوگ اوسے میری مسجد کے دروازے پر لائے تا کہ میں اسکی نماز پڑہوں میں نے اوسکی
نماز پڑہنے سے انکار کیا لوگ اوسے میری مسجد کے دروازے سے اوٹھا لیگئے اور
خود نماز پڑہ کے اوسے دفن کر دیا میں نے اوسے خواب میں دیکھا کہ اوسکا لباس بھی
سبز ہے اور قبہ بھی دریافت کیا کہ تجھے یہہ درجہ کس سبب سے ملا کہا قُلْ هُوَ اللّٰه کی تلاوت
زیادہ کرنے سے۔ اور جب تو نے مجھ سے نفرت کی تو حق میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ
سے یہہ ارشاد فرمایا کہ جنکو مخلوق دھکے دیتی ہے اور جو حاجتمند ہیں میں اونکو قبول

کرتا ہوں محمد بن سماک سے کسی نے پوچھا سب سے بڑا درجہ کونسا ہے فرمایا اہل قرآن
کا درجہ کیونکہ اہل قرآن کا درجہ انبیا کے درجہ تک پہونچتا ہے سائل نے کہا آپ کو
یہ کیونکر معلوم ہوا فرمایا میں نے اپنے استاد کو خواب میں دیکھا کہ سبز قبے میں ہیں اور لباس
بھی سبز ہے میں نے سلام کیا اور کہا اے استاد آپ کہاں ہیں فرمایا فاتحۃ الکتاب
کے قبے میں اور میرے اوپر سورہ واقعہ کا لباس ہے اور سورہ اخلاص کا عمامہ میری
زینت و آرائش یہی ہے میں نے عرض کیا کیا آپ پورا قرآن نہیں پڑھا کرتے تھے
فرمایا اگر میں پورا قرآن اخلاص سے پڑھتا تو ہر سورت کے عیوض میں ایک خلعت عطا
ہوتا میں ہر رات ہر صبح کے وقت ان دو سورتوں کو اسطرح پڑھا کرتا تھا کہ خدا کے سوئ
اور کوئی نہ سنے اور باقی قرآن کو یہ چاہتا تھا کہ سننے والے سنیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن کو
قرآن کیوں کہتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ قران کو قرآن اس سبب سے کہتے ہیں کہ اوسکا ایک
جزو دوسرے جزو کے نزدیک ہے۔ اور ملا ہوا ہے۔ جیسے کہ قرآن کے اجزا آپس میں
نزدیک اور ملے ہوئے ہیں سیطرح قرآن کا قاری خدا کے نزدیک ہے خدا سے ملا ہوا ہے اور جسطرح کہ
قرآن سب کلاموں سے بزرگ اور بڑھکر ہے اسیطرح قرآن کا قاری سب عابدوں سے بزرگ اور بڑھکر ہے اور جسطرح
تمام خلق قرآن کی مثل کو بنانے سے عاجز ہے اسیطرح تمام خلق قرآن کے ثواب اور بدلا دینے سے عاجز ہے اور
جسطرح قرآن انبیاء کی فضیلت سے نہ زیادہ ہے نہ کم اسیطرح اہل قرآن کی فضیلت انبیا کی فضیلت سے نہ زیادہ نہ کم
پس کوئی چیز نہ قرآن کی بدل ہے نہ قرآن کے قاری کی اور جس وقت قاری قرآن پڑھتا
ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے جسطرح تو نے مجھے یاد کیا میں تجھے یاد کرونگا اور جسطرح تو مجھے
دنیا میں نہیں بھولا میں تجھے آخرت میں نہیں بھولنے کا اور قرآن کی تلاوت اعمال نامہ
میں سے گناہ کو مٹا دیتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں

قول اللہ تعالیٰ کا عربیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں عرب کو
ان تین سبب سے دوست رکھتا ہوں کہ میں خود عربی ہوں اور قرآن بھی عربی ہے۔ اور
جنتیوں کا کلام بھی عربی ہے۔ کہتے ہیں کہ بغداد میں ابن سماک کی مسجد میں ایک
سائل نے بطریق صدقہ کھڑے ہوکر ایک درہم مانگا شیخ ابن سماک نے کہا
تو قرآن کی کوئی سورت اچھی طرح پڑھنی جانتا ہے سائل نے کہا سورہ فاتحہ ابن سماک
نے کہا پڑھ سائل نے پڑھی ابن سماک نے کہا اسکا ثواب میرے ہاتھ بیچ دے
سائل نے کہا کتنے کو خریدتا ہے ابن سماک نے کہا بعوض کل زمینوں اور
کل کپڑوں اور کل دیناروں کے کہ جنکا میں مالک ہوں سائل نے کہا میں فقیروں کی
طرح ایک درہم مانگنے آیا تھا کلام خدا بیچنے نہیں آیا تھا پھر وہ سائل قبرستان
کو چلا گیا جسوقت کہ وہ قبرستان میں پھر رہا تھا اوسے پڑسنے لگے وہ قبرستان
کی کسی کوٹھری میں گھس گیا وہاں ایک سوار سے ملاقات ہوئی کہ جسکے کپڑے سبز تھے
اور جسکی زین پر ہزار درہم کی ایک تھیلی تھی سوار نے سائل سے کہا تو نے ہی فاتحہ
کے ثواب کے بیچنے سے انکار کیا تھا کہا ہاں سوار نے کہا یہ تھیلی لیلے اسمیں دس ہزار
درہم ہیں ہر ایک درہم کی ایک طرف قل ہو اللہ لکھی ہوئی ہے اور دوسری طرف سورہ
فاتحہ کنایہ درہم خرچ کر اور جسوقت یہ درہم ہو چکین گے ہم اسیقدر اور دینگے سائل
نے کہا تو کون ہے سوار نے کہا میں تیرا سچا یقین ہوں۔ سائل کہتا ہے پھر وہ سوار میرے
پاس سے چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے شاید تم سمجھو اور جانو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس میں عقل نہیں ہے اسیکو دین نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
کیا مجنون جنتی نہیں ہیں فرمایا عقل سے جنون کی ضد مراد نہیں ہے بلکہ ایمان کی ضد

مراد ہے - ضحاک نے کہا یعنے ہوئے عمل سے وہ یہ دین ہے - اور
بعض نے کہا ہے کہ سمجھنے سے مراد ذکر کرنا ہے یعنے شاید کہ تم یاد کرو - اہل عرب
بولتے ہیں کیا میرے بیان کو تو نے یاد کر لیا - کلبی نے کہا اس آیت سے ابن
امین اور عبداللہ بن سلام اور ابوعتبہ یمانی مراد ہیں کیونکہ اونہوں نے جسوقت یہ قصہ سنا
اوسیوقت اسلام قبول کر لیا اور یہودیت چھوڑ دی قولہ تعالے ہم سب قصوں سے
بہتر قصہ ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں - یہ آیت نضر بن حارث کا جواب ہے - اس کی
تفصیل یہ ہے کہ قریش میں نضر بن حارث سب سے زیادہ متکبر تھا اور اسلام اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ دشمن تہا اور وہ تجارت کے
لئے عجم کا سفر کیا کرتا تہا اور وہاں سے عجمیوں کے قصے اور رستم اور اسفندیار اور
اونکے بادشاہوں کی کہانیاں اور کتاب شاہنامہ خرید کر کے لایا کرتا تہا اور یہ
شاہنامہ ایک کتاب ہے کہ جسکو قصہ خوانوں اور داستان گویوں نے
اس سبب سے گھڑا ہے کہ بادشاہوں اور رئیسوں کے دل اونکے قصوں کی طرف
رجوع ہو دیں اور اس کتاب شاہنامہ میں جھوٹے اور لغو قصے جمع کئے ہیں -
نضر بن حارث اس کتاب کو بحفاظت تمام لاتا تہا اور زر کثیر خرچ کر کے عربی میں اوسکا
ترجمہ کراتا تہا پہر مکے میں آ کے مجلس کرتا تہا اور اپنی قوم کو بلاتا تھا اور ہر روز ان
قصوں میں سے ایک قصہ سناتا تھا اور قریش اوسکے پاس جمع ہوتے تھے
قصہ خوانی سے فارغ ہو کر کہتا تہا کلام اور قصہ کہنے میں میں بہتر ہوں یا محمدؐ
لوگ کہتے تھے محمدؐ تجھ سے بہتر نہیں ہے - بلکہ تو محمدؐ سے قصہ گوئی اور کلام میں
بہت بہتر ہے اللہ تعالی نے نضر بن حارث کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی

یعنے بعضے لوگ راہ خدا سے گمراہ کرنیکے لئے بیہودہ قصے خریدتے ہیں جب نضر بن حارث کی قصہ گوئی اور قصہ گوئی کے بعد اس بیہودہ گوئی کا شہرا ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے شکایت کی اللہ تعالے نے نضر بن حارث کی اس بیہودہ گوئی (قصہ گوئی میں میں بہتر ہوں یا محمد) کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی یعنے ہم سب قصوں سے بہتر قصہ تجھسے بیان کرتے ہیں

فصل لفظ وجوہ کی تفسیر کے بیان میں

اللہ تعالی فرماتا ہے قیامت کے دن بعض چہرے روشن اور خندان اور بشاش ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اچھے چہروں کا دیکھنا عبادت اور صدقہ ہے بعض علما کہتے ہیں حدیث میں چہروں سے اولیا اور خدا کے دوستوں کے چہرے مراد ہیں اور اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے یعنے اونکے چہروں میں اونکی علامتیں ہیں یعنے سجدوں کے نشان اور بعض کہتے ہیں علماء کے چہرے مراد ہیں اسکی دلیل رسول اللہ کا یہ قول ہے یعنے عالم کے چہرے کا دیکھنا عبادت ہے اور بعض کہتے ہیں ماں اور باپ کے چہرے کا دیکھنا مراد ہے اور بعض کہتے ہیں پیر کے چہرے کا دیکھنا مراد ہے۔ کیونکہ پیر اپنی قوم میں ایسا ہے جیسا نبی اپنی امت میں اور بعض کہتے ہیں اصحاب رسول اللہ کے چہرے کا دیکھنا مراد ہے قرآن کو احسن اور بہتر اس سبب سے ارشاد فرمایا کہ قرآن میں امر اور نہی اور وعدہ اور وعید اور مثالیں اور خبریں اور قصے اور وصل اور ہجر اور طرد اور عکس اور وجد اور وجود اور اتصال اور انفصال اور تذکر اور تفکر اور نیکی اور

بدی اور عقاب اور حساب اور ثواب اور عذاب اور حیرت اور حسرت اور دین اور دنیا اور لطافت اور کثافت اور حلال اور حرام اور لاکھوں علم ہیں کہ جنہیں سے ہر ایک علم کا سمجھنا ہزار سمجھ پر موقوف ہے تیرا دن لغو اور باطل ہے اور تیری شب غافل ہے - اے مسکین تیری زندگی جانوروں کی سی زندگی ہے - تو فنا ہونیوالی چیزوں سے خوش ہے اور تجھے آرزوؤں سے فرحت ہے جسطرح نیند میں خواب دیکھنے والا لذتوں سے خوش ہوتا ہے اور تو ایسی چیزوں کی سعی اور کوشش کرتا ہے جنکو تو کل عنقریب بُرا اور مکروہ سمجھے گا - دنیا میں جانور بھی اسی طرح زندگی بسر کرتے ہیں - دوسرے شخص کا مقولہ ہے اے ناداں خواب غفلت سے بیدار ہو کیونکہ گور میں مدت دراز تک سونا ہے - علی الصباح مرنے کے لئیے ہوشیار ہو جا ممکن ہے کہ شام کو پیام اجل آجاوے - گناہوں اور خطاؤں کا فکر کر اور میری بات لغور سن - گور میں جانا ضرور ہے - اور گور کی راہ بڑی ہولناک ہے کسی اور شخص کا مقولہ ہے تو غفلت میں ہے اور تیرا دل کھیل کود میں مشغول ہے - عمر ساری جاتی رہی اور گناہ جسطرح تھے اوسیطرح ہیں اور اولاد آدم کی صورت کو اس سبب سے احسن ارشاد ارشاد فرمایا کہ مصور تین چیزوں پر تصویر نہیں کھینچ سکتے اور اللہ تعالی نے اون تینوں چیزوں پر تصویر کھینچی اور وہ تینوں چیزیں یہ ہیں پانی - آگ - ہوا - ہوا پر حضرت عیسیٰ کی صورت بنائی اور آگ پر جنوں کے باپ کی اور پانی پر اولاد آدم کی - کسی شخص نے ایک عاشق سے دریافت کیا آپ کا کیا حال ہے کہا صانع یعنے خداوند حقیقی نے جو کچھ بنایا ہے میں اوسکا عاشق ہوں کیونکہ جسے صانع یعنے خداوند حقیقی سے محبت ہوتی ہے اوسے اوسکی صنعت کی طرف رغبت ہوتی ہے اور صانع کی صنعت

ہی نے مجھے صالح کی طرف رہنمائی اور رہبری کی ہے۔ لقمان بن بشیر نے
کہا میں نے ایک خوبصورت لونڈی کی طرف نگاہ بھر کے دیکھا لونڈی نے
کہا اے مسلم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے سے
منع نہیں فرمایا ہے میں نے کہا بیشک منع فرمایا ہے اوس نے کہا پھر تونے
میری طرف کیوں دیکھا میں نے کہا میں نے تیری طرف خواہش نفسانی سے
نہیں دیکھا ہے بلکہ جبار کی صنعت کی طرف میں نے نظر کی ہے اوس نے
کہا میں ملک جبار پر ایمان لائی اور میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا وحدہ لاشریک کے
سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول
ہیں۔ اور اذان کو اس سبب سے احسن ارشاد فرمایا کہ اذان ہر ندا اور ہر آواز سے احسن
اور بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن خدا کے امین ہیں اور
رسول اللہ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ موذنوں کی گردنیں
لمبی ہونگی اور انبیاء اور علما اور شہدا کے بعد اہل جنت میں سب سے زیادہ
موذن منور ہونگے اور موذن جب تک کہ جنت میں اپنا درجہ نہیں دیکھ لیتا
دنیا سے نہیں جاتا۔ اور جس نے سال بھر اذان کہی اوسکا حشر اولیا کے
گروہ کے ساتھ ہوگا۔ اور جسنے دو سال کہی اوسکا شہیدوں کے گروہ کے
ساتھ اور جس نے تین سال کہی اوسکا انبیاء کے گروہ کے ساتھ۔ موذنوں
کے لئے ہر ایک چیز استغفار کرتی ہے یہانتک کہ مچھلیاں بھی دریا میں۔
موذن جسوقت اذان کہتا ہے تو اذان کہنے سے فارغ ہونے تک ملائکہ بھی
اوسکی موافقت کرتے ہیں یعنے جو کچھ وہ کہتا ہے وہی وہ کہتے ہیں اور جب

اذان سے فارغ ہوجاتا ہے تو ملائکہ قیامت تک اوسکے لیے استغفار کرتے ہیں۔ جو موذنی کی حالت میں مرجاتا ہے اوسے عذاب قبر نہیں ہوتا اور موذن موت کی تکلیف سکے وقت سختی نہیں دیکھتا اور دفن ہونے کے بعد قبر کی تنگی اور سختی نہیں دیکھتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نور کے منبر رکھے جاوینگے اور اُن پر قبے ہونگے اور ایک پکارنے والا پکارے گا فقیہ اور امام کہاں ہیں۔ موذن کہاں ہیں کہیں او نکو ان منبروں پر اوسوقت تک بٹھاوٴں جبوقت تک اللہ تعالی بندوں کے حساب سے فارغ ہوجائے اور اون پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ کسی قسم کا غم۔ اور سورۂ یوسف کو اس سبب سے احسن ارشاد فرمایا کہ حضرت یوسف ساری مخلوق سے حسن میں زیادہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سبب سے ارشاد فرمایا کہ یہ قصہ سب قصوں سے بہتر ہے اور دین کو اس سبب سے احسن فرمایا کہ اللہ تعالے نے ہر ایک نبی پر دو یا تین چیزیں یا زیادہ واجب کی تھیں اور جو چیزیں کہ سب نبیوں پر واجب کی تھیں وہ سب کی سب محمد رسول اللہ پر واجب کیں۔ زجاج نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہے۔ اے محمد ہم تجھسے سب سے اچھا بیان بیان کرتے ہیں۔ اور اس قصے کو احسن القصص اس سبب سے کہا کہ صاحب قصہ سب سے بہتر تھا۔ بعض کہتے ہیں بلکہ معنے یہ ہیں کہ یہ قصہ اور سب قصوں سے نہایت پورا اور کامل ہے اور لفظ احسن بمعنے تمام کے ہے۔ اور چیز اچھی جب ہوتی ہے جب وہ پوری اور کامل ہو۔ اللہ تعالے کا قول ہے یعنے اگرچہ پہلے تو غافلوں میں سے تھا علما کا اس غفلت کے معنے میں

اختلاف سے ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ ہمارے بیان کرنے سے پہلے تو اس قصہ سے غافل تھا یعنے جب تک ہمنے یہ قصہ تجھ سے بیان نہیں کیا تھا تو اس قصہ سے بیخبر تھا جیساکہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کس شے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح پردہ غفلت کو دور کرنے سے پہلے تجھے یوسف اور یعقوب اور اولاد یعقوب کے قصے کی کچھ خبر نہ تھی بعض حکما نے کہا ہے جو غافل ہوا اس پر پردہ حایل ہو گیا اور جس پر پردہ حایل ہوا وہ مردود ہو گیا بعض علما نے کہا ہے زمین کا پیٹ حسرتوں سے بھرا ہوا ہے اور انسان کا دل غفلتوں سے۔ میں نہیں جانتا کہ زندوں کے غفلتیں زیادہ ہیں یا مردوں کی حسرتیں۔ یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نیکیاں گذر گئیں اور گناہ باقی رہ گئے۔ اور آدمی غافل ہیں اور چوپایوں کی طرح کھاتے ہیں اور اللہ غالب ہے بدلا لینے والا تو غفلت میں ہے اور تیرا دل کھیل کود میں ہے اور عمر جا چکی اور گناہ جیسے تھے ویسے ہی ہیں۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ کعبے کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے اور رو رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے اے خدا جو کچھ غفلت کے دنوں میں مجھ سے ہوا ہے معاف کر غفلت کے دنوں کا افسوس ہی مجھے کافی ہے ذوالنون مصری فرماتے ہیں اسی وقت ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ بندہ جو غفلت میں کرتا ہے ہم اسکا مواخذہ بندے سے نہیں کرتے حلاج نے فرمایا ہے ہم تیرا ذکر نہیں کرتے مگر غفلت کے وقت کیونکہ بندہ جب حاضر ہوتا ہے تو تیرا ذکر نہیں کرتا کیونکہ تیرا مشاہدہ تیرے ذکر سے مانع

سے ہے پس تیرا ذکر غافلوں ہی کے لئے ہے نہ مشاہدہ کرنے والوں کے لئے
بعض علما نے فرمایا ہے میں نے تیرا کبھی ذکر نہیں کیا مگر جب پہلے تو نے میرا
ذکر لیا ہے پس میرا ذکر اوسکا ذکر ہے۔ صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے
وہ ذات پاک کہ جسکا اوسکے سوا اور کوئی ذکر نہیں کرتا ہے اور جسکو اوسکے سوا
اور کوئی نہیں پہچانتا ہے اے مذکور الذاکرین جب میرے آشنا مجھے بھول گئے
تو تو مجھے یاد کر۔ میں تجھے لحظہ بھر بھول گیا تھا اس سبب سے میں نے تجھے یاد کیا اور زبان
کا ذکر سب ذکروں سے زیادہ آسان ہے۔ غم میں جب میں نے دیکھا کہ تو حاضر
ہے تو مجھے معلوم ہوا کہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اور میں نے تجھ سے بے کلام
کے خطاب کیا۔ اور بے آنکھوں کے تیرا مشاہدہ کیا۔ قریب تھا کہ میں محبت کے
سبب سے بے موت کے مرجاؤں اور دل خفقان کے سبب سے سرگشتہ
اور پریشان ہو گیا تھا اذ قال یوسف لابیہ یا ابت اس آیت کے متعلق علما اور
حکما کے بہت سے کلام ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام دن رات میں ایک آن
ایک لحظہ حضرت یوسف سے جدا نہیں ہوتے تھے اور عاشقوں کا یہی حال
ہوتا ہے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان خوبرو
کو دیکھا کہ ایک بڈھے کی ڈاڑھی پکڑے ہوئے طمانچے لگا رہا ہے اور کہہ رہا ہے
تو کہاں چلا گیا تھا کہاں غائب ہو گیا تھا میں نے اوس نوجوان سے کہا اس شیخ
کے ساتھ یہ تو کیوں کرتا ہے کہا یہ میری محبت کا دعوے کرتا ہے اور تین دن سے
غائب ہے۔ حضرت جنید فرماتے ہیں میں یہ کلمہ سنتے ہی مونہہ کے بل بیہوش
ہو کر گر پڑا۔ اور جب مجھے ہوش ہوا تو ضعف اور ناتوانی کے سبب سے ٹھہرا نہوسکا

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد پر یہ نازل کیا تھا کہ اسے داؤد عاشق کو اپنے دوست کے دروازے سے کسی وقت جدا نہیں ہونا چاہیے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے جو شخص میری محبت کا دعوے کرے اور زبان سے غیر کا ذکر کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص میری محبت کا دعوے کرے اور غیر کو سجدہ کرے وہ جھوٹا ہے جو شخص میری محبت کا دعوے کرے اور مجھے بھولجائے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص میری محبت کا دعوے کرے اور کھانے پینے میں اوسے لذت آئے وہ جھوٹا ہے جو شخص میری محبت کا دعوے کرے اور اسکے دل میں غیر کا خیال آئے وہ جھوٹا ہے جو شخص میری محبت کا دعوے کرے اور وہ رات کو مجھ سے غافل ہو کر سو رہے وہ جھوٹا ہے تعجب ہے کہ عاشق کو نیند کسطرح آتی ہے۔ عاشق کو ہر ایک قسم کی نیند حرام ہے روح کی جدائی کے دن میں نے دل کو علیک السلام کہکر رخصت کر دیا تعجب ہے اوس سونیوالے سے کہ جسکا دوست ہر ایک ایسی چیز سے نگہبانی کر رہا ہے جو اندھیرے میں چلتی ہے۔ آنکھ ایسے بادشاہ سے غافل ہو کر کسطرح سوتی ہے کہ جسکی طرف سے سیکڑوں نعمتیں آتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دن کو خواب دیکھا اس میں کیا حکمت ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت یوسف حضرت یعقوب کی ران پر سر رکھے ہوئے سوتے تھے اور حضرت یعقوب حضرت یوسف کے چہرے میں حیران اور فکرمند تھے

دس چیزیں ہیں جنکا خواب میں دیکھنا فرشتوں سے مخصوص ہے اور شیطان کا دخل نہیں پہونچتا۔ اول فرشتوں کا دیدار۔ دوسرے پیغمبروں کا دیدار تیسرے جامع القرآن چوتھے آسمان پانچویں ابر چھٹے مینھ ساتویں تاروں کا دیکھنا آٹھویں چاند نویں سورج دسویں متقی اور پرہیزگاروں کا دیدار ان دس چیزوں کو خواب میں دیکھنے میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا۔

کہ یہ بہتر ہے یا سورج اور چاند حضرت یوسف نے اوسیوقت بیدار ہو کر کہا
کہ میری صورت کے مقابل سورج اور چاند بے حقیقت ہیں میں نے سورج
اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ سورج اور چاند بیجان ہیں اور میں
جوادمطلق کی صنعت اور زندہ ہوں مشہور ہے کہ دنکا خواب غلط ہوتا ہے
مگر یہ بات بالکل غلط ہے حضرت یوسف نے بھی دن ہی کو خواب دیکھا اور
قطیفور نے بھی دن ہی میں دیکھا اور یہ دونوں خواب سچے تھے۔ یوسف
نے کہا۔ اے باپ میں نے دیکھا کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند
مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ جسوقت کہ حضرت یوسف نے انی رایت احد عشر کو
کیا کہا حضرت یعقوب نے زور سے ایک چیخ ماری حضرت یوسف نے کہا ابا جان
اس کا کیا سبب ہے حضرت یعقوب نے ارشاد فرمایا جس شخص کی زبان سے
یہ کلمہ نکلا ہے وہ مصیبت میں گرفتار ہوا ہے خوبی اد ہمی الانسان کو زیبا نہیں ہے
ارباب رموز واشارات نے کہا ہے چار کلمے زبان سے ہرگز نہ نکال ورنہ تکلیف
میں گرفتار ہوگا۔ انا اور لی اور عندی اور نحن ہرگز نہ کہ انا کے معنے میں ہیں اور لی
کے معنے میری واسطے اور عندی کے معنے میری پاس اور نحن کے معنے ہم فرشتوں نے نحن لعنی ہم کہا تہا
اون پر آگ گری اور وہ جلگئے اور ابلیس نے انا یعنے میں کہا تو ملعون ہوگیا اور قارون
نے عندی کہا تہا یعنے میرے پاس تو اللہ تعالی نے اوسے مع اوسکے خزانوں
کے زمین میں دھسا دیا اور فرعون نے لی کہا تہا یعنی میری واسطے تو اللہ تعالے نے اوسے ڈبو
دیا جب حضرت یوسف نے کہا اے باپ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ
گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کرتے ہیں تو حضرت یعقوب بہت روئے

اور نہایت بیقرار ہوئے حضرت یوسف نے کہا اباجان یہ موقع خوشی کا ہے نہ غم کا حضرت یعقوب نے کہا بیٹا ہر خوشی کے بعد غم ہے حضرت یوسف نے کہا اس خواب کی تعبیر کیا ہے حضرت یعقوب نے اس خوف سے کہ کہیں یوسف بھائیوں سے خواب بیان نہ کر دے یہ کہا کہ تو خواب کو تعبیر بن تکرار نکردن کا خواب سچا نہیں ہوتا ہے حضرت یوسف نے کہا اگر آپ کو مجھ سے محبت ہی تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتایئے حضرت یعقوب نے فرمایا گیارہ تاروں سے تیرے گیارہ بھائی مراد ہیں اور سورج سے مراد ہیں ہم اور چاند سے تیری خالہ مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو خواب میں خوشخبری دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا کی بشارت سے سچا خواب مراد ہے اور آخرت کی بشارت سے جنت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیکوں کا خواب سچا ہوتا ہے اور ظالموں کا خواب جھوٹا۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے جس نے مجھ پر جھوٹ اور بہتان کیا اللہ تعالیٰ اوسے عذاب کریگا جسنے آزاد کو بیچا اللہ تعالےٰ اوسے عذاب کریگا جس نے میرے اصحاب سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ اوسے عذاب کریگا جسنے قرآن کو مخلوق اور جھوٹا خواب بیان کیا اللہ تعالیٰ اوسے عذاب کریگا جس نے خدا کے دیدار کا انکار کیا اللہ تعالیٰ اوسے عذاب کریگا۔ حکایت ایک بادشاہ نے اپنے ایک ہمنشین سے اپنا ایک راز پوشیدہ کہا اوس ہمنشین نے وہ راز ظاہر کر دیا بادشاہ نے بھی کسی کی زبانی سنا بادشاہ نے کہنے والے سے دریافت کیا تو نے کس سے سنا ہے۔ اوس نے کہا فلان شخص سے

بادشاہ نے اوس شخص سے دریافت کیا اوسنے کہا میں نے فلان شخص سے سنا
یہانتک کہ اخیر کے شخص نے کہا میں نے آپ کے ہمنشین سے سنا ہے
بادشاہ نے ہمنشین کے سولی دینے کا حکم دیا اور یہ لکھکر اوسکی گردن میں لگا دیا جو
شخص بادشاہ کا راز ظاہر کرے اوسکی یہی سزا ہے جو شخص نادانی سے بادشاہ
کا ہمنشین بنا اوسنے بے انتہا نادانی کا کام کیا غور کرنا چاہیے بادشاہوں کے
راز ظاہر کرنے کی جب یہ سزا ہو تو خالق کے راز ظاہر کرنے کی کیا ہو گی حلاج
نے کہا ہے میرا راز پل صراط سے زیادہ باریک ہے۔ اور میری شان کی بزرگی
ملے جلے رہنے میں ہے میری فصاحت اور میری دانش سوئی کے ناکے
میں گھس جاتی ہے فرش کے دھبے کی طرح میں تمہارے دروازے پر ذلیل ہوں حکایت
ایک پارسا نے رابعہ عدویہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا میں بھوکا ہوں
رابعہ عدویہ نے کہا جا اے کذاب بھوک ایک راز ہے ہمارا مولی امانت
داروں کے سوائے کسیکے پاس اوسے نہیں رکھتا اللہ تعالی فرماتا ہے یعقوب
علیہ السلام نے کہا اے بیٹا اپنا خواب بہائیوں سے نہ کہنا جب بھائی اور
عزیزوں سے راز کا چھپانا ضرور ہے تو غیروں سے تو ہرگز کہنا نہیں چاہیے
اگر بیان کرویگا تو وہ تجھہ سے فریب کرینگے حضرت یوسف نے کہا نبی فریب نہیں
کرتے ہیں حضرت یعقوب نے فرمایا شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے حضرت
یعقوب نے نبیوں کے جرم کی شیطان کی طرف نسبت کی ندا کی بہت سی قسمیں ہیں
ندائے توبہ ندائے اجابت ندائے کرامت ندائے وحشت ندائے خضر ندائے
غربت ندائے بشارت ندائے رحمت ندائے عقوبۃ۔۔ ندائے ہیبت ندائے النعمۃ

بجنت الا حکایت ۔ راز فاش ہا بت ۔ نہ کا الانسان ۔ زمرہ حکایات ۔ الاجابۃ وندا ۔ رحمۃ وندا ۔ وندا النعمۃ

ندائے رویا و عبادت لیکن ندائے توبہ آدم و حوا کے لئے تھی فناداہما ربہما
الم انہکما عن تلکما الشجرۃ اور ندائے اجابت حضرت نوح کے لئے تھی
ولقد نادینا نوح فلنعم المجیبون اور ندائے کرامت حضرت ابراہیم کیلئے تھی
ونادیناہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرویا اور ندائے وحشت حضرت یونس کے لئے تھی
فنادیٰ فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین اور ندائے ضر
حضرت ایوب کیلئے تھی وایوب اذ نادیٰ ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین
اور ندائے غربت حضرت ذکریا کے لئے تھی وزکریا اذ نادیٰ ربہ نداء خفیا
اور ندائے بشارت حضرت مریم کے لئے تھی فناداہا من تحتہا الا تحزنی اور ندائے
رحمت امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی وما کنت بجانب الطور اذ نادینا
ولکن رحمۃ من ربک اور ندائے عقوبت دوزخیوں کے لئے ہے ونادیٰ اصحاب
النار اصحٰب الجنۃ اور ندائے ہیبت بھی دوزخیوں کے لئے ہے اور ندائے نعمت
جنتیوں کے لئے ہے ونادیٰ اصحٰب الجنۃ اصحٰب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا
اور ندائے رویا و عبادت حضرت یوسف کے لئے ہے یا ابت انی رایت
حضرت آدم کو ندا سے مغفرت حاصل ہوئی ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ ۔ وہاں بعینہ آدم کو
رب نے پسند کیا اور اسکی طرف رجوع ہوا اور ہدایت کی اور نوح کی ندا مقبول ہوئی
فلنعم المجیبون ہم بہتر قبول کرنیوالے ہیں اور حضرت ابراہیم کو ندا سے فدیہ ملا
وفدیناہ بذبح عظیم اور حضرت یونس نے ندا کے سبب سے نجات پائی فاستجبنا
لہ ونجیناہ من الغم ہمنے اوسکی دعا قبول کی اور اوسکو غم سے نجات دی اور حضرت
ایوب کو ندا کے سبب سے شفا اور رحمت حاصل ہوئی فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر

سبب اوس کی دعا قبول کی اور مصیبت دور کر دی اور حضرت زکریا نے ندا کے سبب
سے لڑکا مع نبوت کے پایا ان اللہ یبشرک اللہ تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے
اور حضرت مریم نے ندا کے سبب سے حضرت مسیح کو مع نشانی کے پایا
وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ اور ابن مریم اور اوس کی ماں کو ہم نے نشانی بنایا اور
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ندا کے سبب سے رحمت حاصل ہوئی
ولکن رحمۃ من ربك اور حضرت یوسف کو ندا کے سبب سے پادشاہت ملی و
کذلک مکنا لیوسف فی الارض حضرت یوسف کی خالہ ام شمعون کے سوا کسی نے
حضرت یوسف کا کلام نہیں سنا تھا جب حضرت یوسف کے بھائی جنگل
سے آئے آتے ہی خالہ نے خواب کا حال بیان کر دیا اور کہا محبت اور شفقت
تو تم کرو اور التفات اور توجہ یوسف کی طرف ہو۔ خالق اور مخلوق کے نزدیک راز
کھولنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے نکتہ جب خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا
کہ مخلوق میں سے کوئی شخص کسی شخص کا راز ظاہر کرے تو خود قیامت کے دن گنہگاروں
کا راز کس طرح ظاہر کرے گا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ میں شبلی
کے پاس گیا اور وہ رقص اور وجد کی حالت میں اس مضمون کے شعر پڑھ رہے تھے
مجنون بن عامر نے عشق ظاہر اور آشکارا کر دیا اور میں نے چھپا دیا اور غم میں ہلاک ہو گیا
قیامت کے دن جس وقت یہ ندا ہوگی کشتہ عشق کون ہے تو سب سے آگے
میرا غم اور شوق بڑھے گا۔ میں نے شبلی سے کہا اے ابوبکر غم اور شوق کے سوا تیرے
اور کوئی مرض تجھ میں نہیں دیکھتا شبلی نے کہا اے بھائی تنور جب تک نہیں جل جاتا
آگ پر نہیں ٹھیرتا پھر ایک زور سے چیخ ماری اور یہ کہا جوان کو اپنا مرض دکھائی دیتا ہے

دوسرے کو نہیں دکھائی دیتا چار عورتوں سے چار مردوں کے بھید ظاہر کئے
ہیں اُم شمعون نے حضرت یوسف کا بھید ظاہر کیا ہے اور حضرت نوح کی بی بی
نے حضرت نوح کا اور حضرت لوط کی بی بی نے حضرت لوط کا اور حضرت
عمر کی بیٹی حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اللہ تعالے نے
اون میں سے تین عورتوں کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی
اور ایک کا بھید چھپایا۔ حضرت نوح کی بی بی اور حضرت لوط کی بی بی کی شکایت
کی فرمایا یعنے کافروں کے لئے اللہ نوح کی بی بی اور لوط کی بی بی کی مثال بیان
کرتا ہے اور حضرت حفصہ کی بھی شکایت کی یعنے جو وقت کہ نبی نے اپنی
ایک بی بی سے ایک پوشیدہ بات کہی۔ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ
روبیل کے گھر میں حضرت یوسف کے بھائی اکٹھے ہوئے اور مشورہ کرنے
لگے کہ یوسف کے باب میں کیا تدبیر اور حیلہ کرنا چاہیئے نکتہ حضرت نوح کی قوم
حضرت نوح کے قتل پر متفق اور آمادہ ہوئی اللہ نے اونکو درہم برہم کردیا اور نمرود
اور نمرود کی قوم حضرت ابراہیم کے قتل پر متفق اور آمادہ ہوئی اللہ نے اونکو بھی
درہم برہم کردیا۔ اور فرعون اور فرعون کی قوم حضرت موسی کے قتل پر آمادہ ہوئی اللہ نے
اونکو بھی درہم برہم کردیا اور یہود حضرت عیسی کے قتل پر آمادہ ہوئے اللہ نے اونکو
بھی درہم برہم کردیا اہل مکہ محمد رسول اللہ کے قتل پر آمادہ ہوئے اللہ نے اونکو بھی
درہم برہم کردیا۔ اسیطرح اے مومن جب شیاطین تیرے بہکانے کے لئے اکٹھے
ہوتے ہیں اللہ اونکے گروہ کو متفرق اور پراگندہ کردیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے۔ یعنے میرے بندوں پر تیرا کچھ بس نہیں چلسکتا۔ اے قوم نوح تم نوح کے

قتل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ میرا نبی ہے - اسے نمرود تو ابراہیم کو قتل نہیں کر سکتا کہ وہ
میرا نبی اور خلیل ہے - اے فرعون تو موسیٰ کو قتل نہیں کر سکتا کہ وہ میرا نبی اور کلیم ہے
اسے یہود تم عیسیٰ کو قتل نہیں کر سکتے کہ وہ میرا نبی اور روح ہے - اسے کفار
تم محمد کو قتل نہیں کر سکتے کہ وہ میرا نبی اور رسول اور حبیب ہے - اسے شمعون تو یونس
کو قتل نہیں کر سکتا کہ وہ میرا نبی ہے - اسے ابلیس تو مومنوں کو گمراہ نہیں کر سکتا
کہ وہ میرے دوست ہیں - حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا تیرے بھائی تجھ سے
حسد کرینگے -

فصل حسد کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس
طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے - حاسد کو خدا اور خلق سب نے چھوڑ دیا ہے - اور
اوس کی کوئی نیکی کسی وقت مقبول نہیں ہوتی - حاسد کبھی سردار نہیں ہو سکتا
حاسد مشرک ہے - اور حاسد اور مشرکوں کا گناہ ایک ہے - کیونکہ حاسد
مولیٰ کی عطا کا منکر ہے - اور حاسد جیتے اور مرے غمگین رہتا ہے - حاسد فقیر
ہے اور خدا کے نزدیک حقیر - حاسد کی دو نشانیاں ہیں سامنے تیری تعریف
کرے اور پیچھے تیری غیبت اور برائی - حاسد جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا
حاسد ناسپاس اور ناشکر ہے - اور قیامت کے دن اُس کی مغفرت نہیں **حکایت**
حضرت موسیٰ کو کوہ طور کی راہ میں ابلیس ملا حضرت موسیٰ نے پہچان لیا اور اسکی مارنے کے لئے عصا اوٹھایا
ابلیس نے کہا اے موسیٰ میں عصا سے نہیں ڈرتا البتہ دل کی صفا سے ڈرتا ہوں حضرت موسیٰ نے کہا دل کی صفا کی

کیا پہچان سے کہا حسد کا چھوڑنا اور صراط کا منتظر رہنا اسے مومنی میں تجھے چار وصیتیں کرتا ہوں حسد سے اپنے تئیں بچانا۔ قابیل نے ہابیل سے حسد کیا تو کافر ہو گیا۔ اور تکبر سے اپنے تئیں بچانا میں تکبر ہی کی وجہ سے ملعون ہوا جب تک کہ تیسرا آدمی نہ ہو ہرگز عورت کے ساتھ خلوت نہ کرنا۔ کیونکہ جسجگہ صرف ایک مرد اور ایک عورت ہو تو تیسرا وہاں میں ہوتا ہوں شیطان نے جسوقت چوتھی وصیت کے بیان کرنے کا ارادہ کیا اسیوقت آسمان سے فرشتہ اترا اور اسے کہا کہ چوتھی وصیت میں یہ بات حق ہے کہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے قولہ تعالیٰ یعنی تیرا رب ہے تجھے مقبول کریگا .... اور تجھے خواب کی تعبیر سکھائیگا ؎

فصل علم کی فضیلت میں

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ علم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے گھر سے نکلنے سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ اوسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے دس نبیوں کو دس قسم کے علموں سے آراستہ اور کامل کیا پس علم ہر ایک چیز سے نہایت بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنی مومنوں اور عالموں کے اللہ درجے بلند کرتا ہے۔ عالموں کیلئے دنیا اور آخرت میں بہت درجے ہیں دنیا کے درجے عزت اور ہیبت اور کرامت اور محبت اور شریعت اور فضل اور امانت اور وقار اور ثنا اور ثنا اور دین کے درجے عطا اور حسن اور رضا اور لقا اور اجر کبیر اور فضل کثیر اور رحمت

اور تہمت اور شناعت اور تضعیف حسنات (یعنی نیکیوں کے ثواب کا دو چند
اور چند کرنا) اور وجہ زیادت اور دس علم جو دس نبیوں کو دئے گئے ہیں اونکی
تفصیل یہ ہے کہ حضرت آدم کو سب چیزوں کے ناموں کا علم دیا گیا یعنے آدم
کو کل نام سکھائے گئے اور حضرت ادریس کو قلم اور کتابت کا علم دیا گیا۔ اور
حضرت نوح کو علم شریعت دیا گیا۔ یعنے جس دین کی نوح کو وصیت کی تھی وہ
دین تمہارے لئے شروع کیا گیا اور حضرت ابراہیم کو علم جدل اور علم مناظرہ دیا گیا
کیا تو نے اوس شخص کو نہیں دیکھا جسنے ابراہیم سے مجادلہ اور مناظرہ کیا۔ اور حضرت
داؤد کو علم حکمت دیا گیا۔ اللہ تعالی فرمایا۔ یعنے اللہ نے اوسے ملک اور حکمت
دی اور حضرت سلیمان کو پرندوں کی بولی سکھلائی یعنے ہم کو پرندوں کی بولی
سکھائی گئی اور حضرت موسے کو مناجات کا علم عطا ہوا یعنی اوسکے رب نے اوس
سے کلام کیا۔ اور حضرت خضر کو علم باطن اور علم فراست مرحمت ہوا قولہ تعالی یعنے
خضر کو ہمنے اپنے پاس سے علم سکھایا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل علوم اور
حکمت کے جمیع اقسام مرحمت ہوئے۔ قولہ تعالی یعنے جو کچھ کہ تو اسے محمد
نہیں جانتا تھا اللہ تعالی نے تجھے تعلیم کر دیا۔ اور حضرت یوسف کو خواب کی تعبیر
کا علم دیا گیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے یعنے اللہ تجھے خوابوں کی تعبیر سکھائے گا
اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں
یعنے اکثر آدمی اللہ کی قدرت اور اللہ کی حکمت اور اللہ کے ارادے کو نہیں جانتے
اور اسبابات سے واقف نہیں ہیں کہ کوئی شخص اللہ سے غالب نہیں ہے۔ اور
کوئی اللہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا یعنے کوئی شخص اللہ کے علم اور ارادہ سے

تجاوز نہیں سکتا اور کسی کا ارادہ اوسکے ارادے سے بڑہکر نہیں ہے اور کسیکی حکمت اوسکی حکمت سے بڑہکر نہیں ہے اور کسیکی قدرت اوس کی قدرت سے بڑہکر نہیں ہے۔ پھر یوسف کے بہائیوں نے یوسف سے کہا ہمکو اور ہمارے باپ کو تجہے ساری مخلوق کی نسبت محبت زیادہ ہے۔ ہم نے ایسا جہوٹ کبھی نہیں سنا تو سچ بتا کہ تو نے کیا خواب دیکہا ہے۔ حضرت یوسف نے سر جہکا لیا اور دیر تک فکرمند رہے اور اپنے دل میں کہا اگر میں بتاتا ہوں تو باپ کی وصیت کے خلاف ہوتا ہے اور اگر انکار کرتا ہوں تو جہوٹ بولنا پڑتا ہے۔ اور مجھے جہوٹ بولنا زیبا نہیں کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ یوسف کے بہائیوں نے کہا تجھے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اپنے باپ دادا کی حق کی قسم تو ہمیں اپنا خواب بتا جس سے یوسف نے اپنا خواب بیان کر دیا۔ کوئی گناہ عقوق یعنے ماں باپ کی ایذا سے بڑا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص عقوق یعنی ماں باپ کی ایذا دہی کی حالت میں مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔ عاق یعنے ماں باپ کے ایذا دینے والے سے کہدے جو جی میں آئے نیکی کر مجھے ثواب نہیں ملیگا۔ خدا کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور خدا کی ناخوشی ماں باپ کی ناخوشی میں۔ جس نے ماں باپ کو ایذا دی اوسنے خدا کی نافرمانی کی۔ سب سے قبر سب سے زیادہ سخت عاق یعنی ماں باپ کے ایذا دینے والے کے لئے ہے۔ ماں باپ کا ایذا دینے والا اور منافق جب دفن ہوتے ہیں تو دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں جاتے ہیں۔ جب عاق یعنی ماں باپ کا ایذا دینے والا یا رب کہتا ہے تو اللہ لبیک اور سعدیک کی جگہ لا لبیک اور لا سعدیک

کہتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ بھائیوں نے کہا اسے باپ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو ہمیں یوسف پر امین نہیں جانتا جب یوسف کے بھائیوں نے مالک کو بالبیع تجھے کیا ہو گیا تو حضرت یعقوب کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے اور چہرہ زرد ہو گیا اور تسبیح گر گئی گویا حضرت یعقوب نے اونکی دل کی برائی علم فراست سے دریافت کر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی فراست سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ۔ جب فراست مومن کیلئے ہے تو انبیاء کے لئے بدرجہ اولی ہے ۔ چار شخصوں نے چار شخصوں کی نسبت فراست سے دریافت کیا اور اونکی فراست ٹھیک ہوئی حضرت یعقوب نے اولاد کا حال فراست سے دریافت کیا اور اونکی فراست صحیح اور درست ہوئی اور حضرت خدیجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فراست سے دریافت کیا اور اونکی فراست ٹھیک ہوئی اور حضرت زلیخا نے حضرت یوسف کی نسبت فراست سے دریافت کیا اور اونکی فراست ٹھیک ہوئی اور حضرت ابوبکر نے خلیفہ کرنیکے وقت حضرت عمر کا حال فراست سے دریافت کیا اور فراست ٹھیک ہوئی حضرت یعقوب نے اولاد کے دلوں کی برائی دریافت کر لی کیونکہ حضرت یعقوب نے اولاد کو خواب میں بھیڑیئے کی شکل میں دیکھا تھا حضرت یعقوب نے اپنی اولاد کو گناہ کے وقت بھیڑیوں کی شکل میں دیکھا ۔ اور حضرت یوسف نے توبہ کے وقت تاروں کی صورت میں پس گنہگار کی صورت بھیڑیئے کی سی ہے اور توبہ کرنیوالے کی تارے کی سی حضرت یعقوب نے اونکو ابتدا میں دیکھا تھا اور حضرت یوسف نے انتہا اور خاتمہ میں اور اعتبار اور دارومدار خاتمہ ہی پر ہے بعض علما نے کہا ہے لوگ خاتمہ کے لئے روتے

ہیں اور ہیں سالبتہ کے لئے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سنیئے جنکے لئے ابتدا میں
سے ارادہ ہو گیا اونکے لئے انتہا میں ولایت واجب اور ضرور ہے قولہ تعالیٰ
یعنے ہم یوسف کے حافظ اور نگہبان ہیں اللہ تعالیٰ نے نصیحت کا لفظ اون کی
زبان سے نکلوا دیا کیونکہ اونکا قول ہی یوسف کی بادشاہت کا سبب ہوا -
یوسف کے بھائیوں کے دلوں میں تو خیانت پوشیدہ تھی اور ویانت اور نصیحت
ظاہر کرتے تھے - اللہ تعالیٰ نے اونکے احوال کے مطابق نہیں کیا بلکہ انکے اقوال
کے مطابق کیا - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اونکے احوال کی طرف نظر نہیں کی بلکہ
اقوال کی طرف نظر کی - مجھے امید ہے کہ خدا مسلمانوں کے اون فعلوں کیطرف
نہ دیکھے جو غفلت کیحالت میں ہوئے ہیں بلکہ اونکے اقوال کی طرف نگاہ کرے
کسی شخص نے کہا ہے کہ چار چیزیں چار شخصوں سے ممکن نہیں ہیں - منافق کا سچ
بولنا محال اور ناممکن ہے اور حرص والے سے ویانت داری محال اور ناممکن ہے
اور بخیل سے مروت ناممکن ہے اور حاسد سے نصیحت ناممکن ہے قولہ تعالیٰ
کل یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج کھائے گا پیئے گا اور کھیلے گا اور ہم اوسکے
حافظ اور نگہبان ہیں - یوسف نے دل میں سوچ کر کہا کھیل اچھی چیز نہیں ہے - اور
ہم کھیل کیلئے نہیں پیدا ہوئے - حضرت یعقوب نے اونسے کہا میں نہیں بھیجتا -
یوسف میرا حبیب اور آنکھوں کی روشنی ہے حبیب کا فراق سخت ہے بیٹوں نے
کہا آپکے پاس واپس لانے تک ہم یوسف کی حفاظت کرینگے نکتہ اشعار کسی
عاشق کو خدا فراق میں مبتلا نکرے فراق کا مزہ تلخ اور کڑوا ہے - اگر فراق کہیں مجھے
ملجاتا تو اوسے بھی ہم فراق کا مزہ چکھاتے - موت کی تکلیف اور سختی صرف گھڑی

بچھڑتی پھر آدمی اوسکو بھول جاتا ہے اور دوست کا فراق ہمیشہ دل میں باقی
رہتا ہے۔ سیکڑوں باتیں میرا دل جھیل رہا ہے۔ اور میری روح فراق سے ڈر سے
نکلی جاتی ہے۔ دوست کا فراق نہایت سخت ہے نہایت سخت ہے اور عاشق کا دل بیمار ہے۔ اگر
تمہارے نزدیک یہ اگناہ محبت ہے تو بیشک میرا گناہ بہت بڑا ہے بہت بڑا ہے
اور جو شخص محبت میں سچا ہے۔ وہ دوست کے دروازے پر قایم ہے۔ کون
شخص ہے کہ جسکا شوق تازہ اور نیا ہے۔ مجھے تیرا شوق قدیم سے ہے قدیم سے
ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا مجھے یہ بات غمگین کرتی ہے کہ تم یوسف
کو لیجاؤ۔ اور مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں یوسف کو بھیڑیا نہ کہا جاوے اور تم اوس سے
غافل ہو حضرت یعقوب نے کہا میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا ہے میں اس سے
ڈرتا ہوں بیٹوں نے کہا وہ کیا ہے حضرت یعقوب نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ میں یوسف
کو بھیڑیا نکھا جاوے اور تم اوس سے غافل ہو حضرت یعقوب نے اونہیں خیال کیا

تفسیر آیت انی اخاف ان یاکلہ الذیب الخ حدیث شریف میں آیا ہے حضرت احدیت جل جلالہ نے نبی یعقوب علیہ السلام کے پاس
وحی بھیجی کہ کچھ جانتا ہے تجھ میں اور یوسف علیہ السلام میں جدائی کا کیا باعث ہوا۔ کہا خداوند
میں نہیں جانتا خداوند تعالی نے فرمایا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ تو بھیڑیے سے ڈرا اور مجھ سے خوف نکیا اور بھائیوں کے
غفلت کیطرف نظر کی میری رعایت کیطرف ندیکھا اور اسکی نگہبانی کیواسطے غیر کو قبول کیا۔ اس آیت کے
ضمن میں اور بھی بہت سے لطیفے اور نصیحتیں ہیں جاننا چاہیے کہ تین مقبول پیغمبروں نے تین چیزیں آدمیوں
کو سونپیں تین حال اونکو پیش آئے اول موسی علیہ السلام میقات پر گئے اور اپنی امت کو اپنے چھوٹے بھائی
ہارون کو سونپا جب واپس آئے امت گوسالہ پوج رہی تھی دوسرے سلیمان علیہ السلام نے انگوٹھی اپنی جاریہ
کو سونپی دیو کی قبضہ میں آئی اودنے دریا میں ڈالدی تیسرے یعقوب علیہ السلام نے یوسف کو بھائیوں پر سونپا اونہوں نے کنوئیں
میں ڈالا۔ اور قید خانے میں مبتلا ہوئے۔ دوسرے تین شخصوں نے تین چیز کو حق تعالی کو سونپا تین چیزیں نگاہ
ہوئیں اول موسی علیہ السلام کی ماں نے حق تعالی کو سونپا اوسکی امانت سلامتی کیساتھ واپس دی موسی علیہ السلام
ماں کی رخصت کرنیکی برکت سے صاحب قربت اور نجات ہوئے دوسرے یعقوب علیہ السلام نے بن یامین کو حقتعالی
کو سونپا حقتعالی نے اوسکی امانت سلامتی کیساتھ واپس پہنچائی اور بن یامین صحت کے ساتھ یوسف علیہ السلام کی بر

تاکہ اللہ تعالی اونسے اونکے فعل کا بدلہ نہ لے جو گناہ بندے سے غفلت اور بھول کی حالت میں ہوتا ہے اللہ اوس گناہ کا بدلہ نہیں لیتا۔ انتم عنہ غافلون میں دس اشارے ہیں پہلا تم یوسف کے باپ اور یوسف کے ساتھہ یوسف کے باپ کی محبت سے غافل ہو دوسرا تم اللہ سے غافل ہو تیسرا تم اپنے فعل سے غافل ہو چوتھا تم اپنی جزا سے غافل ہو پانچواں تم انجام سے غافل ہو۔ چھٹا تم یوسف کی سعادت اور یوسف کی پادشاہت سے غافل ہو ساتوان تم یوسف کے سامنے ذلیل ہونے سے غافل ہو آٹھوان تم اس بات سے غافل ہو کہ تم یوسف کیطرف محتاج ہوگے نوان تم ترک خدمت سے غافل ہو دسوان تم اس بات سے غافل ہو کہ یوسف تمہارے حسد اور مکر کو بخش دیگا۔ جاننا چاہئے کہ غفلت عذاب اور ندامت کا باعث ہے حکایت ایک پارسا نے خواب میں اپنے استاد کو دیکھا اور استاد سے یہ پوچھا آپ کے نزدیک سب سے بڑی حسرت کونسی ہے استاد نے جواب دیا غافلون کی حسرت حکایت ذوالنون مصری نے کسی پارسا کو خواب میں دیکھا۔ اور اوس سے دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا کیا۔ پارسا نے جواب دیا اللہ تعالے نے اپنے سامنے کہڑا کرکے مجھ سے یہ کہا اے مدعی تو نے میری محبت کا دعوے کیا اور پہر تو مجھ سے غافل رہا حکایت عبداللہ بن سلمہ نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا اور اُنسے دریافت کیا کہ آپکا کیا حال ہے جواب دیا غفلت ہی کی حالت میں زندگی گئی اور غفلت ہی کی حالت میں موت آئی ابو علی دقاق کہتے ہیں ایک شیخ وقت بیمار تھے ہم اونکی عیادت کو گئے اور

اونکے اہل وعیال اور عزیز واقارب اور شاگرد اونکے گرد اگرد جمع تھے شیخ
ارذل عمر کو پہونچگئے تھے اور رو رہے تھے میں نے کہا کہ آپ کیوں روتے ہیں
فرمایا کہ نماز اور روزہ کے فوت ہونے کے سبب سے روتا ہوں میں
نے پوچھا نماز اور روزہ کیونکر فوت ہوا فرمایا میری اسقدر عمر ہوئی اور میں نے اس
وقت تک ایک سجدہ بے غفلت کے نہیں کیا۔ اور میں اسوقت مرنے
کو ہوں اور اس وقت بھی جو غرض اللہ کی میرے پیدا کرنے سے ہے اوس
سے غافل ہوں۔ میرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے پھر ایک آہ سرد بھری اور
مرگیا ترجمہ اشعار طالب دنیا اگرچہ اوسکی عمر بڑی ہوئی ہو اور دنیا میں اوسے عیش
وسرور حاصل ہوا ہو عمارت بنانے والے کی مثل ہے کہ اوس نے عمارت بناکر
پوری کی اور جب عمارت پوری بن چکی تو اوسیوقت گر پڑی۔ جسدن کہ میری قیامت
قایم ہوگی میں نے اوسدن کی نسبت فکر کیا۔ یعنی میں نے اپنی موت کے دنکی
نسبت فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں عزت و نعمت کے بعد قبرستان میں اکیلا
تن تنہا نہ کوئی رفیق ہے نہ ہمنشین مقیم ہوں اور گناہوں کے سبب سے گرفتار ہوں
اور میرا تکیہ مٹی کا ہے اور منکر نکیر کی دہشت ہے۔ اور میرے مسکن میں کیڑے
ہیں کہ وہ میرے دل کو کہا رہے ہیں۔ اے میرے رب اے میرے مالک
میں آجکے دن تیرے پاس تجھے ہی شفیع لایا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے۔
میں نے حساب کے طول و عرض اور اللہ کے سامنے اعمالنامہ دینے کے وقت
ذلیل ہوکر کھڑے ہونے میں فکر کیا صبح ہوتے ہی حضرت یعقوب نے حضرت
یوسف کو بلایا اور حضرت یوسف کا سر اور کپڑے دہوئے اور حضرت یوسف کو کپڑے

پہنا کر اور خوشبو لگا کر بیٹوں کے سپرد کیا اشارہ عجیب و غریب اے یعقوب تجھے یوسف سے محبت ہے پھر تو نے بیٹوں سب کے سپرد کیوں کر دیا۔ اے مومن تجھے خدا سے محبت ہے پھر جفا کس لئے ہے۔ اے خدا تجھے مومن بندے سے محبت ہے پھر قضا کس لئے ہے قولہ تعالیٰ اور ہو جاؤ تم اسکے بعد صالح یعنی توبہ کرا نیوالے اور ایک روایت میں اس آیت کے یہ معنے آئے ہیں اسکے بعد تمہارے باپ کے نزدیک تمہارا وہ مرتبہ ہو جائیگا جو تمہارے لائق ہے اور بعض عالم کہتے ہیں کہ صالح وہ شخص ہے کہ توبہ کرے اور پھر گناہ کی طرف رجوع نہووے اور بعض کہتے ہیں کہ صالح وہ شخص ہے جسکا ظاہر اور باطن یکساں ہو اور بعض کہتے ہیں صالح وہ شخص ہے جسکی اللہ صلح ہو اور بعض کہتے ہیں صالح وہ شخص ہے جو اپنی آنکھ کو عبرت اور نفس کو خدمت اور زبان کو ذکر اور دل کو معرفت اور ہاتوں کو دعا کے قابل کرے بعض کہتے ہیں صالح وہ شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پیروی کرنے والا متقی اور پسندیدہ اور پاکیزہ ہے حضرت یعقوب راہ میں آ کے بیٹھ گئے اور بیٹوں سے کہا جب تک تم اور یوسف واپس نہیں آ سکے میں یہاں سے نہیں جانے کا اسی اثنا میں یوسف کی بہن زینب نے خواب میں دیکھا کہ یوسف بھیڑیوں کے ہاتھ لگ گیا اور بھیڑیئے اوسے کہا رہے ہیں وہ گھبرا اور ڈر کر جاگ اٹھی اور روتی ہوئی باپ کے پاس آئی اور باپ سے کہا میرے بھائی یوسف کے ساتھ آپ نے کیا کیا حضرت یعقوب نے فرمایا تیرے بھائیوں کے ساتھ بھیجدیا

یوسف کی بہن زینب نے کہا اکیلے کو بہائیوں کے ساتھہ کر دیا تاکہ اوس سے غلام
کی طرح خدمت لیں آپ نے یہ بہت ہی برا کیا۔ پہر وہ بہائیوں کے پیچھے
بہاگی جب اونکو جا پکڑا تو یوسف سے چپٹ گئی اور یوسف کے دامن سے لگ گئی
اور کہنے لگی کہ میں تجہہ سے ہرگز جدا نہیں ہونگی ترجمہ اشعار جب چلنے کے لیے
اونٹ آئے اور چلنا شروع ہوا تو آنسو بہنے لگے۔ خواب تو ری ہوئی ہم کو دکہائی
دی اور تر موتی کی طرح اوس کے آنسو جاری تہے۔ بہن نے انکہیوں سے اشارہ
کیا اور یوسف کو رخصت کر دیا اور آنکہہ سے اشارہ کیا کہ تو کب واپس آئیگا۔ غیر
نے بہن کو جواب دیا اور دل میں سوزش تہی۔ اے بہن میں تیرے قربان مجہے
خدا کے فعل کا کچہہ علم نہیں ہے۔ خدا کی قسم محتاج نہیں جانتا کہ اوسے تونگری کب
حاصل ہوگی اور اسیطرح جب پرندے متفرق ہوتے ہیں تو وہ یہ نہیں جانتے
کہ اللہ اونکو کب ملائیگا۔ بہن نے پکار کر کہا الہی یوسف تیرے پاس امانت ہے اور
اور جو چیزیں تیرے پاس امانت ہیں اون میں خیانت نہیں ہوتی فراق کی مصیبت کی
برابر کوئی مصیبت نہیں ہے فراق کی سوزش بہت بری ہے وصال کے سوائے
فراق کی اور کوئی دوا نہیں ہے پہر بہائی یوسف کو لیگئے اور بہن روتی ہوئی غمگین
واپس چلی آئی حضرت یعقوب نے اوس سے کہا تو کیوں روتی ہے اوسنے جواب
دیا تہوڑی دیر کے بعد آپ بہی میرے ساتہہ روئینگے اور یہ رونا ایک مدت دراز
کے لیے ہے بعض عالموں نے کہا ہے جب تک حضرت یوسف نے سچا خواب
نہیں دیکہا تہا حضرت یوسف کے بہائی حضرت یوسف کو دوست رکہتے تہے
اور جب تک حضرت موسے سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا تہا اسوقت تک

فرعون حضرت موسیٰ سے محبت رکھتا تھا اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی نہیں ہوئے تھے اوسوقت تک اہل مکہ کے محبوب تھے اور ایسا ہی جب تک کہ مومن اطاعت نہیں کرتا۔ اوسوقت تک شیطان مومن سے محبت رکھتا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یوسف کے بھائی یوسف کو لیگئے اور حضرت یعقوب حضرت یوسف کی طرف دیکھتے رہے اور حضرت یوسف بھی حضرت یعقوب کی طرف پیچھا پھیر کے دیکھتے رہے یہانتک کہ یوسف حضرت یعقوب کی نگاہ سے غایب ہو گئے جب تک کہ حضرت یوسف حضرت یعقوب کی نگاہ کے سامنے تھے ہر ایک بھائی بڑے اکرام سے اپنے اپنے کندھے پر اوٹھاتا تھا جب بھائیوں کو یہ معلوم ہوا کہ اب باپ نہیں دیکھتا تو یوسف کو زمین پر پھینکدیا اور طمانچے لگانے لگے اور پاؤں پکڑ کر گھسیٹنے لگے اور حضرت یعقوب نے جو روٹی یوسف کیلئے دی تھی وہ کتے کے سامنے ڈالدی اور پانی بھی پھینکدیا اسیطرح جب تک بندے پر مولی کی نظر ہوتی ہے تو وہ مولی اور شیطان کے لشکر سے امن میں ہوتا ہے اور جب وہ علانیہ گناہ کرنے کے سبب سے مولی سے محجوب ہوجاتا ہے تو شیطان کا اونس پر قابو چل جاتا ہے شمعون نے یوسف کے قتل کرنے کے لیئے چھری نکالی یوسف روبیل کے دامن سے چمٹ گیا روبیل نے اوسے دھکا دیا اور خوب مارا اور اسیطرح یوسف کے ساتھہ ہر ایک بھائی نے کیا۔ اسوقت یوسف کو ہنسی آئی یہودانے یوسف سے کہا یہ ہنسی کا وقت نہیں ہے حضرت یوسف نے کہا میرے اور اللہ کے درمیان ایک راز ہے یہودانے کہا وہ کیا راز ہے

حضرت یوسف نے کہا میں نے ایک دن تمہاری قوت اور زور کو دیکھکر اپنے
دل میں یہ خیال کیا کہ جسکے ایسے قوی بھائی ہوں کوئی دشمن اوسکا کیا کر سکتا ہے
اور کسیکا اوس پر کیا قابو چل سکتا ہے۔ سو آج خدا نے میرے اوس بُرے خیال
کے سبب تمہیں کو میرا دشمن بنا دیا بندے کو چاہیئے کہ خدا کے سوا نے کسی پر
بھروسہ نکرے جب یوسف نے یہ کہا تو یہودا کے دل میں رحم آگیا کہا میرے دامن
کے نیچے آجا میں تیرا نگہبان ہوں اور بھائیوں نے یہودا سے کہا کیا تو اپنے عہد
سے پھر گیا یہودا نے کہا جس عہد میں خدا کی رضا نہو اوس عہد سے پھرنا اوس پر
قایم رہنے سے بہتر ہے اگر تم یوسف کو قتل کرنا چاہتے ہو تو پہلے مجھے قتل کرلو۔
قولہ تعالی بھائیوں میں سے ایک بھائی نے یعنے یہودا نے کہا یوسف کو قتل نکرو

فصل ظلم کے بیان میں

لاتقتلوا یوسف لاتقتلوا کے معنے لاتظلموا کے ہیں کیونکہ قتل بڑا ظلم ہے ایک
ظلم قیامت کے دن بہت سے اندھیروں کا سبب ہے۔ ظالم کو ندامت ہوگی
اگرچہ اسنے ظلم کیا ہے۔ ظالم کو خدا بھولجاتا ہے یعنے خدا ظالم سے رحمت
کو پھیر دیتا ہے ظالم فقیر ہو کر مرتا ہے اور حقیر ہو کر حشر ہوتا ہے اور ظلم کے سبب
سے قبر اور لحد اور حشر میں اندھیرا ہوتا ہے۔ ظلم دوزخ اور خدا کے غصے کا باعث ہے
ظالم رحمت اور شفاعت سے محروم ہے۔ ظالم کے لئے قیامت کے دن افسوس
ہے ترجمہ اشعار تو غافل سوتا ہے اور موت تجھ سے غافل نہیں ہے اے
غافل سونیوالے موت کے لئے ہوشیار ہوجا۔ تیرا اوس ویرانے میں ہمیشہ

رہنے کا ارادہ ہے۔ تجھ سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے یہی ارادہ کیا تھا۔ گذری ہوئی قوموں کا حال زمانے سے دریافت کرلے۔ اونکے آثار اور رنگے یادگار تجھے اونکا حال بتادینگے۔ برات ونکا انقلاب کسی خاص سبب سے ہے تاروں کی گردش کسی خاص باعث سے ہے۔ جزا کے دن تجھے خدا کے پاس جانا ہے۔ اور خدا کے پاس سارے جھگڑنے والے اکٹھے ہونگے۔ ظلم کے تین معنے ہیں ایک معصیت فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اے ظالم نے معصیت کی دوسرے شرک۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اللہ مشرکوں کو ہدایت نہیں کرتا تیسرے ایذا قول اللہ تعالی کا ایذا دینے والوں کے لئے قیامت کے دن سخت عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر ایک مظلوم ظالم سے اور ہر ایک شخص اپنے دشمن سے چمٹ جائیگا اور یہ کہے گا کہ میرا اور تیرا حاکم وہ عادل اور عالم ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ توریت میں لکھا ہے ظالم کا گھر ویران ہی ہوجاتا ہے خواہ چند روز کے بعد ہی کیوں نہو اور مشہور و معروف ہی جسنے ظلم کیا اوس نے اپنا گھر ویران کرلیا۔ انجیل میں مذکور ہے ظالموں کیلئے فلاح نہیں ہے۔ قرآن میں لکھا ہوا ہے یعنی ظلم کے سبب سے یہہ ظالموں کے گھر خالی پڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مظلوم کی دعا ابر پر اوٹھائی جاتی ہے اور قبول کیجاتی ہے اگرچہ چند روز کے بعد ہی کیوں نہ مقبول ہو ترجمہ اشعار اپنے بھائی پر ظلم نکر اگرچہ تجھے قدرت ہے۔ ظلم کا پھل انجام کار ندامت ہے تو آرام سے سوتا ہے اور مظلوم بیدار ہے اور تیرے لئے بد دعا کررہا ہے وہ خدا نہیں سوتا ہے بالجملہ یہوداہ نے بھائیوں سے کہا ...... یوسف کو قتل

مت کرو بلکہ گہرے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اوسے اوٹھا لیجائیگا۔ یہودا
کا یہ قول سنتے ہی سب یہودا کے قول پر متفق ہو گئے اور یوسف کو کنوئیں میں ڈالدیا
جس کنوئیں میں کہ حضرت یوسف کو ڈالا یہ کنواں شداد بن عاد کا بنوایا ہوا تہا۔ اور
ایک روایت میں ہے کہ یہ کنواں سر راہ تہا اور یہ راہ نہایت وحشت ناک تہی
اور یہ کنواں سام بن نوح کا کہدوایا ہوا تہا اور اس کنوئیں کا نام جب الاحزان تہا۔ اور
بعض کہتے ہیں کہ اس کنوئیں کا نام ودش تہا۔ اور یہ کنواں اردن کے ایک جنگل
میں سر راہ تہا اور اردن۔ مدین اور مصر کے درمیان ہے اور اس کنوئیں سے حضرت
یعقوب کا مکان تین فرسنگ تہا اور ایک روایت میں ہے کہ اونکی چراگاہ
دو فرسنگ تہی اور وہیں اونکا یہ کنواں تہا۔ اور بعض کہتے ہیں بلکہ یہ کنواں
ایک وادی میں حضرت یعقوب کے مکان سے بارہ فرسنگ تہا اور اوس
جنگل کو فضائے اونی کہتے تہے اور اوسی کا نام اردن ہے۔ ایک شخص یہودا
نام اپنے زمانے میں بہت پرہیزگار اور متقی تہا اور بارہ سو برس کی اوسکی عمر تہی اوسنے
حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں حضرت یوسف اور اونکے بہائیوں
کا قصہ اور حضرت یوسف کی صورت اور حسن و جمال کا حال دیکہا اور یہ حضرت ہود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے ایک بزرگ اور مستجاب الدعوات شخص تہا
اوس نے جب یہ قصہ پڑہا تو خدا سے دعا مانگی اے خدا میں یہ چاہتا ہوں کہ میری
عمر اسقدر دراز ہو جاوے کہ میں یوسف کو دیکھ لوں خدا نے اوسکی دعا قبول کر لی اور ہاتف
نے غیب سے اوسے آواز دی کہ جو کنواں شداد بن عاد نے کہدوایا ہے اور
کنوئیں میں جاکے رہ یوسف تیرے پاس خود آئیگا پس وہ شخص اس کنوئیں میں جاکے

رہا اور خدا کی عبادت کرنے لگا اور ہر رات ایک انار کہاتا تھا اور ایک قندیل کہ عرش سے لٹکی ہوئی تھی اوسکے اوپر روشن تھی تیل اور بتی کی کچھ حاجت نہیں تھی جس وقت حضرت یوسف کنوئیں کے گہراؤمیں پہونچے فی الفور اوسی وقت وہ شخص اپنی جگہ سے ہلا۔ اور اسنے حضرت یوسف کو اپنے سینے سے لگا لیا اور ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ ایک مدت دراز سے میں آپ کا اور آپکے ملنے کا مشتاق ہوں۔ اے دوست اے آرام دل اے خدا کے نبی تو بہائیوں کی زبردستی کا کبھی سست نکر خدا نے تجھے میرے شوق کی وجہ سے یہاں پہنچا ہے اور تیرے بہائیوں کو میری ملاقات کا سبب کیا ہے پہر وہ شخص یہ کہکر کہ میں نے تجھے اللہ کے سپرد کیا پہر وہ گرپڑا اور بعض عالم کہتے ہیں کہ حضرت یوسف نے جس وقت آئینہ دیکہا تو اونہیں تکبر ہوا اس سبب سے اللہ تعالی نے اونکو کنوئیں میں ڈالا آئینہ دیکھنے کے وقت حضرت یوسف نے کہا میری مثل کون ہے۔ اور حضرت یوسف کو اپنی صورت بہت پسند آئی اس سببسے اللہ تعالی اونکو کنوئیں میں ڈالا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص عاجزی کرتا ہے اللہ اوسے بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ اوسے ذلیل کرتا ہے اللہ تعالی کو اپنے نبی یوسف کا وہ خیال اور وہ کلمہ پسند نہیں آیا لھذا اونکو تنبیہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار جو ان دونوں چیزوں میں سے کسی چیز میں مجھ سے تنازع کرتا ہے میں اوسے جہنم میں ڈال دیتا ہوں چادر اور ازار سے اللہ کی دو صفتیں مراد ہیں بعض عالم کہتے ہیں کہ حضرت یوسف کے کنوئیں میں گرنے کا سبب یہ تہا کہ اللہ تعالی نے چاہا کہ حضرت یوسف کو

کنوئیں کا اندھیرا دکھائے تاکہ جب وہ مصر کے بادشاہ ہوں تو کیا کو تنبیہ کریں
حضرت یعقوب نے جب یہ ارشاد فرمایا مجھے ڈر ہے کہیں یوسف کو بھیڑیا
نہ کھا جائے تو بیٹوں نے جواب دیا ہم سب بھائی قوی اور شہ زور ہیں بھیڑیا
کسطرح کھا سکتا ہے اگر بھیڑیا کھا جائے تو ہم بڑے ہی نقصان میں ہیں یعنے یہ عار
ہم پر تا بہ قیامت رہیگی اللہ تعالے فرماتا ہے ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ تو
بھائیوں کو انکے اس فعل کی خبر دیگا اور وہ بالکل انجان ہونگے لفظ وحی کے کئی معنے
ہیں پہلے استخبار یعنے خبر دریافت کرنا اللہ تعالی فرماتا ہے اس سبب سے کہ اللہ تعالے
نے زمین سے خبر دریافت کی اور دوسرے الہام اللہ تعالی فرماتا ہے موسے کی ماں
پر ہم نے الہام کیا فرمایا اللہ تعالی نے شہد کی مکھی پر الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور
تیسرے مناجات اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مناجات کی چوتھے ارسال یعنے کسیکو رسول کرنا فرمایا اللہ تعالی نے ہمنے تجھے رسول کیا جسطرح
نوح کو ہمنے رسول کیا تھا اور پانچویں خبر اللہ تعالی فرماتا ہے ہم نے یوسف کو کنوئیں
میں خبر دی کہ تو بھائیوں کو انکے اس فعل سے خبردار کریگا اور تو غمگین نہو تو بہت بڑا بادشاہ
ہوگا اور تیرے بھائی تیرے سامنے ذلیل ہو کر کھڑے ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے
اور باپ کے پاس یوسف کے بھائی عشا کیوقت روتے ہوئے آئے روایت ہے کہ قاضی
یحیی ابن اکثم کے پاس دو شخص آئے اور انمیں سے ایک شخص رونے لگا لوگوں نے
کہا قاضی صاحب یہ مظلوم ہے قاضی صاحب نے فرمایا نہیں کیونکر معلوم ہوا
لوگوں نے کہا رونے کے سبب سے قاضی صاحب نے فرمایا رونے سے معلوم نہیں
ہو سکتا کیونکہ حضرت یوسف کے بھائی بھی جھوٹے تھے اور روتے تھے روتے

کی کئی قسمیں ہیں گناہگاروں کا رونا اور عاشقوں کا رونا اور جدائی کا رونا۔ .... یعقوب کے بیٹوں نے کہا اے باپ ہم دوڑنے لگے اور یوسف کو اسباب کے پاس چھوڑ دیا۔ پس بھیڑیا اوسے کھا گیا۔

فصل ایمان کے متعلق حدیثیں ہیں اونکے بیان میں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کا آئینہ ہے مومن کم شفقت سے ہے۔ مومن دانا اور عاقل اور خائف ہے۔ مومن لوگوں سے الفت کرتا ہے اور لوگ مومن سے الفت کرتے ہیں اور وہ شخص اچھا نہیں ہے جو کسی سے الفت نکرے اور نہ کوئی اوس سے الفت کرے۔ مومن وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے سب آدمی امن میں رہیں۔ مومن دھوکا کھانے والا اور کریم ہے۔ اور منافق دھوکے باز اور بخیل ہے مومن سہل اور نرم ہے۔ ایمان کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی سی ہے جو کشتی میں سوار ہو گیا اوسنے نجات پائی اور جو کشتی سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا۔ ایمان کی مثال عرش کی سی ہے اور عرش ہر ایک چیز کے اوپر ہے۔ ایمان کی مثال آسمان کی سی ہے کہ نور اوسمیں گردش کرتے ہیں۔ ایمان کی مثال آفتاب کی سی ہے جب نکلتا ہے تو روے زمین پر اندھیرا نہیں رہتا۔ ایمان کی مثال تاروں کی سی ہے راہ بھولا ہوا اونکے سبب سے راہ پالیتا ہے ایمان کی مثال مٹی کی سی ہے کہ ہر ایک چیز اوس پر اوگ آتی ہے۔ ایمان کی مثال سونے کی سی ہے کہ ہر ایک چیز اوس سے خریدی جاتی ہے۔ ایمان کی مثال چاندی کی سی ہے اگر دس درہم میں ایک درہم تانبے کا ہو تو الگ پہچانا جاتا ہے ایمان

مثال دریا کی سی ہے کہ نجاست کو قبول نہیں کرتا۔ ایمان کی مثال شقایق لعمان یعنی
گل لالہ کی سی ہے کہ زمین اوس سے آراستہ ہوجاتی ہے ایمان کی مثال مشک
کی سی ہے کہ اوسکی خوشبو ہر ایک قریب اور بعید سونگھتا ہے۔ ایمان کی مثال
کافور کی سی ہے کہ گنہگار کے دل کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ ایمان کی مثال حضرت
موسے کے عصا کی سی ہے کہ سیکڑوں عصا اوسکے سامنے سے بے حقیقت
ہوگئے اسیطرح کفر اور گناہ ایمان کے سامنے سے بے حقیقت ہوجاتے ہیں۔ ایمان
کی مثال حضرت سلیمان کی انگوٹھی کی سی ہے کہ اگر انگوٹھی ہے تو حضرت سلیمانکی عزت ہے اور اگر
انگوٹھی نہیں ہے تو حضرت سلیمان کی عزت نہیں ہے یہی حال ایمان کا ہے جسنے
ایمان کو قبول کرلیا وہ مالک اور بادشاہ ہوگیا اور جسنے قبول نہیں کیا وہ ہلاک ہوگیا
جب حضرت یعقوب نے یہ بات سنی تو صبح تک بیہوش رہے حضرت یعقوب
کی بیہوشی کو دیکھکر بیٹے سب رونے لگے اور آپس میں یہ کہنے لگے کہ ہمنے
یوسف اور یوسف کے باپ کے ساتھہ کیا برا کام کیا خدا کے سامنے
ہمارے لئے کیا عذر اور کیا جواب ہے ہمنے یوسف کیساتھہ کیا کچھہ کیا اور باپ
کو بھی ہم نے قتل کیا کہ اوسمیں جنبش تک نہیں۔ بعض عالموں نے کہا ہے کہ حضرت
یعقوب کے بارہ لڑکے تھے ایک اونمیں سے غائب ہوگیا اور اس کے غائب ہونے
سے اوسکا کیا حال ہوا پس یہیں سے غور کرنا چاہئے کہ جسکا صرف ایک ہی لڑکا
ہو اور وہ غائب ہوجائے تو اوسکا کیا حال ہوگا۔ جب حضرت یعقوب کو ہوش
آیا تو اولاد کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے بیٹو مجھے تم سے یہ گمان نہ تھا تمہارے
نفس نے تمہارے لئے بری بات بنائی حضرت یعقوب نے اونکے گناہ کی نسبت

اونکے نفس کیطرف اس سبب سے کی کہ سب عیب اور بیماریاں نفس ہی میں ہیں اور یہ مشہور و معروف ہے کہ نفس ہی خدا سے شرمندہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بدگمانی حرام ہے۔ بعض عالموں نے کہا ہے نفس خدا کی درگاہ سے شرمندہ ہے۔ اور احیاب کی اوس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نفس برائی کا حکم کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے نفس اور اپنی خواہش پر غالب نہیں ہے۔ اوسکا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو خدا سے بڑہ گیا اور جس نے دنیا اختیار کی یعنے جسنے اپنے نفس کے ارادے اور اپنے نفس کی خواہش کو اختیار کیا اوسکا ٹھکانا جہنم ہے روایت ہے کہ حسن بن یزید نے مرنے سے دو برس کے بعد اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ رال کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں دریافت کیا کیا سبب ہے کہ میں آپ کو دوزخیوں کی شکل میں دیکھتا ہوں باپ نے جواب دیا کہ میرا نفس اور میری خواہش مجھے دوزخ کی طرف کھینچ لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے تئیں اس سے بچا کہ تیرا نفس تجھ سے غالب ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ سہل بن عبد اللہ تستری کہتے ہیں نفس خواہشوں سے بھرا ہوا ہے اور دنیا آفتوں سے بھری ہوئی ہے اگر تو اسکی کچھ تدبیر نہیں کرے گا۔ تو دوزخ کے طبقات میں تو گر پڑے گا ترجمہ اشعار میں چار چیزوں میں مبتلا ہوں اور یہ چاروں چیزیں میری بدبختی اور امتحان کے لئے مقرر کی گئیں ہیں وہ چاروں چیزیں یہ ہیں ابلیس اور دنیا اور نفس اور خواہش۔ کیونکر رہائی ممکن ہے جبکہ سب کے سب یہ میرے دشمن ہیں

ابلیس ہلاکی کی راہ میں مجھے لئے جاتا ہے۔ اور نفس مجھے ہر معصیت کا حکم کرتا ہے اور دل کے خیالات مجھے خواہش کیطرف بلاتے ہیں۔ اور دنیا کی آرائش اور زیبائش کہتی ہے کیا تو میرا لباس فاخرہ اور میرا حسن نہیں دیکھتا۔ اے خدا کہ تو ہر حالت میں کارساز ہے ان سب لشکروں نے میرے شہر کی فصیل کا احاطہ اور محاصرہ کرلیا ہے سختی کیوقت ان دشمنوں سے بچا۔ حکایت ہارون رشید نے قسم کھائی کہ اگر میں اہل جنت میں سے نہوں تو میری بی بی پر طلاق ہے۔ سب مفتیوں کو جمع کیا کسی نے اوسکو فتوے نہیں دیا اتفاقاً ابن سماک ہارون رشید کے پاس آئے اور کہا اے امیرالمومنین میں آپ کو غمگین اور فکرمند دیکھتا ہوں اس کا کیا سبب ہے ہارون رشید نے اپنا سارا حال بیان کیا ابن سماک نے ہارون رشید سے کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر آپنے سچ بتایا تو میں آپ کو بی بی کی اجازت دیدونگا ہارون رشید نے کہا جو چاہیے پوچھئے۔ ابن سماک نے دریافت کیا کبھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ قدرت کی حالت میں کسی قسم کی مخالفت یا کسی قسم کی لغزش یا کسی قسم کے گناہ کا آپ نے قصد اور ارادہ کیا ہو اور پھر خدا سے ڈر کے اوسے چھوڑ دیا ہو اور اوس سے نفرت کی ہو ہارون رشید نے کہا ہاں ایسا اتفاق ہوا ہے میں ایک عورت پر فدا اور عاشق ہو گیا تھا اور میں اس عورت کے پاس آیا اور وہ شب شب جمعہ تھی اور جب وہ عورت میرے پاس آئی اور میرا بھی قصد اور ارادہ ہو گیا۔ تو اسوقت مجھے جمعہ کی رات کی فضیلت یاد آئی میں نے خدا کے خوف سے اُسے چھوڑ دیا اور میں نے اپنے نفس کی مخالفت کی ابن سماک نے کہا اے امیرالمومنین تو اہل جنت میں سے ہے طلاق واقع نہیں ہوئی سارے فقیہ غل مچانے لگے اور کہنے لگے یہ فتوے آپ نے کہاں سے دیا

ابن سماک نے کہا اللہ تعالیٰ کے قول واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوےٰ فان الجنۃ ھی الماوٰی سے یعنی جو شخص خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اوسنے اپنے نفس کو خواہش سے روکا اوسکا ٹھکانا جنت ہے سب عالموں نے یہ سنکر سر جھکا لیا اور ہارون رشید بہت خوش ہوا اور ابن سماک کو بہت انعام دیا۔ اسی سبب سے حضرت یعقوب نے ارشاد فرمایا صبر کے سوا میرے لیے اور کوئی تدبیر نہیں ہے ؁

فصل صبر کے بیان میں

ترجمہ شعر ہر ایک مقام میں صبر بہتر ہے مگر تیرے باب میں صبر کرنا برا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ صبر کرنے والوں کے درجے سب سے زیادہ بلند ہیں جس نے صبر کیا موت کی سختیوں کے خوف سے نجات پائی جس نے صبر کیا کامیاب ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہلے ہی صدمے کے وقت صبر کرنے کا اعتبار ہے۔ صبر کا بدلا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ہر عمل کے ثواب کی گنتی ہے اور صبر کا ثواب بے گنتی اور بے حد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صبر کرنیوالوں کو اجر بے گنتی دیا جاے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے خدا کیا گناہگاروں کو بھی صبر نفع دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مگر اون لوگوں کو جنھوں نے صبر کیا اور نیک عمل کیے رسول اللہ نے کہا اے خدا قیامت کے دن صبر کرنے والوں کی کیا جزا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت اور حریر رسول اللہ نے کہا اے خدا صبر کرنے والوں کا جنت میں لباس کیا ہوگا فرمایا جنت میں اونکا

لباس حریر کا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے خدا جنت میں وہ
کس طرح بیٹھیں گے فرمایا تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے رسول اللہ نے کہا اے
خدا جنہوں نے گرمی اور سردی پر صبر کیا اور کسی سے شکایت نہیں کی اونکا جنت
میں کیا حال ہوگا۔ فرمایا اونہیں جنت میں گرمی اور سردی کی کبھی تکلیف نہیں ہوگی
رسول اللہ نے کہا جنہوں نے دنیا کی لذت پر صبر کیا اونکی کیا جزا ہے فرمایا
جنت کے درختوں کا سایہ اونکے قریب ہے اور انکے پھلوں کا چننا آسان ہے
رسول اللہ نے کہا اے خدا صبر کرنے والوں کی خدمت کون کریگا فرمایا اونکی خدمت
ایسے لڑکے کرینگے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے۔ رسول اللہ نے کہا اے خدا اونکی
صفت کیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا جب تو اونکو دیکھے گا۔ تو یہ گمان کرے گا
کہ موتی بکھرے ہوئے ہیں رسول اللہ نے کہا اے خدا اہل جنت کی نعمتوں کی کیا
صفت ہے اللہ تعالی نے فرمایا اونکی صفت نہیں بیان کیجاتی جب تو
وہاں دیکھے گا تو نعمت اور بڑا ملک دیکھے گا۔ رسول اللہ نے کہا اے خدا بڑے
ملک سے کیا غرض ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہر ایک جنتی کو سفید زمرد کا ایک

نقل ہے کہ اثنائے جزع اور فزع میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہو کر خطاب فرمایا یا نبی اللہ مقدسان ملا اعلی یعنی فرشتوں
اور تسبیح پڑھنے والوں کو گریہ و زاری ...... اور تو جبہ میں ڈالتا ہے حق تعالی فرماتا ہے کب تک شکوہ
اور دلائیگا اور معصوموں کو اپنی آتش فراق میں جلائیگا یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بھائی کیا کروں جبرئیل علیہ السلام
نے کہا کام صبر سے نکلتا ہے اور جاری ہاں بگڑتا ہے پھر یعقوب علیہ السلام نے خدا تعالے
سے پناہ مانگی اور صبر اور بردباری اختیار کی اور حق تعالی سے مدد چاہے۔ حدیث شریف میں آیا
ہے۔ صبر تین قسم پر ہے ایک مصیبت پر صبر گناہوں پر صبر اطاعت پر صبر مصیبت پر وہ ہو کہ شکایت
اور جزع فزع نکرے اس صبر پر حق تعالی بندہ کو تین سو درجے عطا کرتا ہے جو کہ اطاعت پر صبر
کرے۔ حق تعالے چھ سو درجے عطا کرتا ہے اور معصیت پر صبر کرے حق تعالے نو سو درجے
عطا کرتا ہے ؂

محل دیا جائیگا جسکا عرض آفتاب کے چالیس دن کی رفتار کے برابر ہے اور وہ ہوا میں ادھر سے ہے نہ نیچے ستون ہے نہ اوپر سے کسی چیز سے بندھا ہوا ہی اور اوسکے چوالیس ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے پر ستر ہزار فرشتے اوسے سلام کرینگے اور پھر اون فرشتوں کو کبھی دوبارہ سلام کرنے کی نوبت نہیں آئیگی پھر حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ اِن لوگوں کو صبر کے سبب سے یہ محل بدلہ میں ملے اور اون پر اون محلوں میں فرشتے سلام کرتے ہیں فصبر جمیل صبر کے سوائے میرے لئے اور کوئی تدبیر نہیں یہ اون لوگوں کی جزا ہے جنکو خدا پر توکل ہے اور اونکا خدا کی محبت کا دعوے صحیح نہیں حضرت یعقوب نے فرمایا جو کچھہ کہ تم بیان کرتے ہو میں اوس پر خدا ہی سے مدد کا طالب ہوں حضرت یعقوب کی اولاد نے کہا ہمکو گمان ہے کہ آپ ہمارا ہرگز یقین نہیں کرینگے ترجمہ اشعار میں بحالت غم صبر کرونگا اگرچہ دردمند ہوں جسطرح جنگل میں پیاسا صبر کرتا ہے۔ امید ہے کہ خدائے وحدہ لاشریک پھر ہمیں ملاوے اوسکا حکم مخلوق میں رات دن جاری ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں صبر اچھی چیز ہے نہایت جلد کشایش کا موجب ہوگا۔ جس نے ہر ایک بات میں خدا کو پہنچانا اوسنے نجات پائی۔ عارف خدا کے ادب کے مقابل میں ادب ناچیز ہے ہر وقت امید اس سبب سے ہے کہ خدا سے ہر ایک چیز کی امید ہے۔ اگرچہ مانگتے مانگتے عرصہ دراز ہوگیا۔ کشایش سے نا امید نہو اگر تو صابر ہے۔ خوش ہو کہ صبر کے وسیلہ سے تیری حاجت پوری ہوجائیگی۔ صبر ہی کے وسیلے سے داخل ہونے کے لئے دروازے کھلوائے جاتے ہیں یعقوب

علیہ السلام سے بیٹوں نے کہا تجھے ہمارا یقین نہیں آتا یہ آیت اون لوگوں کی
دلیل ہے جو ایمان صرف تصدیق کو کہتے ہیں عرب اپنی بول چال میں کہتے ہیں ان فلانا مؤمن بحشر القیامۃ
یعنے فلان شخص قیامت کی تصدیق کرتا ہے وفلان غیر مومن بحشر یعنے فلان شخص قیامت کی تصدیق
نہیں کرتا اللہ تعالی نے فرمایا یعنے جن لوگوں نے زبان سے آمنا کہہ لیا اور انکے دلونکو یقین
نہیں۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ایمان دل کی صفت ہے احمد رحمہ
اللہ نے کہا ہے ایمان قول اور عمل اور تصدیق کو کہتے ہیں جس میں انکیں سے
ایک خصلت بھی نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے۔ کیونکہ منافق زبان سے تو
اقرار کرتے تھے اور دل سے اونہیں یقین نہیں تھا اسی سبب سے اللہ نے اونہیں کافر کہا
اور ابلیس زبان سے تو اقرار کرتا تھا اور نہ دل سے اوسے یقین تھا اور نہ بدن سے
اوسنے عمل کیا اسی سبب سے اللہ نے اوسے بھی کافر کہا اور یہودیوں نے نہ زبان
سے اقرار کیا نہ بدن سے عمل مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سے اونہیں یقین
تھا یہ یقین بھی اونکے کچھہ کام نہیں آیا اور اللہ تعالی نے اونکو بھی کافر لکھا ولو کنا
صادقین عبد اللہ بن عباس نے فرمایا ہے صادقین کے معنے متصدقین کے
ہیں۔ یعنے اگرچہ ہم بہت سچے ہیں اور یوسف کے بھائے یوسف کے کرتے پر
جھوٹا خون لگالائے۔ حضرت یعقوب نے وہ کرتا لے لیا۔ جب کرتے پر خون لگا ہوا
دیکھا تو رونے لگے اور جب کرتے کو الٹ پلٹ کے دیکھا تو ہنسنے لگے بیٹوں نے
کہا ایک ہی وقت میں ہنسنا اور رونا دیوانوں کا کام ہے حضرت یعقوب نے کہا

تین پیراہنوں نے تین شخصوں کو شرمندہ کیا اول موسی علیہ السلام کے پیراہن نے اپنی قوم کو دوسرے
ہمارے پیغمبر کے پیراہن نے منافقوں کو تیسرے یوسف علیہ السلام کے پیراہن
نے بھائیوں کو شرمندہ کیا۔

خون لگا ہوا دیکھکر مجھے رونا آیا اور کرتا صحیح سالم دیکھکر مجھے ہنسی آئی جب نے خون لگا
ہوا دیکھا تو گمان ہوا کہ بھیڑیا یوسف کو کھا گیا اور جب کرتا صحیح و سالم دیکھا تو مجھے
خدا سے امید ہوئی کہ یہہ خبر غلط ہے بھیڑیا جب انسان کو کھاینگا تو اوسکا کرتا
پھاڑ ڈالیگا نکتہ اسیطرح جب انسان اپنے آپ کو گناہوں سے بھرا ہوا دیکھتا
ہے تو غمگین ہوتا ہے اور جب دل میں معرفت اور نیت ٹھیک اور درست
دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جب تک انسان کی معرفت اور
نیت درست ہو گناہ اوسے ضرر نہیں کر سکتے۔ جب مجھے تیری قیدیں لغزشیں اور
اپنے برے فعل اور لغزشیں اور گناہ یاد آتے ہیں تو دل چاہتا ہے کہ میں اپنے تئیں
قتل کر ڈالوں مگر میرا علم پھر میری امید بندھا دیتا ہے کہ تو سخی اور کریم ہے۔
بیٹوں نے کہا اچھا ہم اوس بھیڑیئے کو پکڑکے لئے آتے ہیں حضرت یعقوب نے
کہا اچھا بیٹوں کو یہ خبر نہیں تھی کہ بھیڑیا سب کچھہ بیان کر دیگا اگر اونہیں یہ خبر ہوتی تو
ہرگز نہ لاتے۔ اسی طرح بندہ قیامت کے دن گناہوں کا انکار کریگا۔ اللہ تعالی فرمائیگا
تیرے گناہ کرنے کے معتبر گواہ ہیں۔ دو فرشتے اور مکان اور وقت اور اعضاء
دونو آنکھیں کہینگی ہاں ہمنے دیکھا ہے اور دونو ہاتھ کہینگے ہمنے پکڑا ہے۔ اور زبان
کہیگی میں نے کہا ہے۔ پاؤں کہے گا میں چلا ہوں کھال کہیگی میں نے چھوا ہے
اور خدا کہیگا میں جانتا ہوں۔ قصہ مختصر کہ بیٹے حضرت یعقوب کے پاس سے گئے
اور ایک بہت بوڑھا بھیڑیا پکڑ لیا اور اوسکے دانت توڑ ڈالے اور زنجیر میں باندھکر
اوسے باپ کے پاس لے آئے۔ حضرت یعقوب نے کہا اے بھیڑیئے یہ تو نے کیا
برا کام کیا۔ تو نے اوس بچے کو کھا لیا جو پدر کی مثل تھا۔ تجھے اوس جھنجے

رحم نہیں آیا تجھے ضعیف بڈھے کا کچھ خیال نہیں آیا۔ اللہ نے اوسوقت
بھیڑیئے کی زبان کو گویائی عطا فرمائی بھیڑیئے نے کہا یانبی اللہ السلام علیک
نبیوں کا گوشت ہم پر حرام ہے جو کچھ کہ آپ کو وہم ہوا ہے میں اوس سے بری ہوں
اور میرا اور تیری اولاد کا منصف اللہ ہے کہ تیری اولاد نے مجھپر بہتان لگایا
کیا انہوں نے ابراہیمؑ کے صحیفوں میں یہ نہیں پڑہا کہ جھوٹ اور بہتان بہت بڑا
گناہ ہے حضرت یعقوب حیران ہوگئے اور حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں نے سر
جھکا لیا حضرت یعقوب نے اوس بھیڑیئے سے دریافت کیا کہ تم کہاں کے
رہنے والے ہو بھیڑیئے نے کہا میں مسافر ہوں۔ رضاعی بھائی کی تلاش میں
مصر سے آتا ہوں وہ مجھسے جدا ہوکر ملک شام کو چلا گیا ہے میں بھیڑیوں سے
ملا انہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ تمہارے پادشاہ نے اوسے پکڑ لیا ہے اور وہ
کل اوسے ذبح کرلیگا میں نے اوسکے غم میں سترہ دن سے اسوقت تک نہ کچھ کہایا
ہے اور نہ کچھ پیا۔ حضرت یعقوب زار و نزار رو کر یہ کہنے لگے افسوس صد افسوس
جب بھیڑیئے کو بھی فراق کا غم ہو تو پھر بھلا میں فراق کا کسطرح تحمل کرسکتا ہوں
پھر بھیڑیئے سے کہا تجھے یوسف کی کچھ خبر ہے بھیڑیئے نے کہا ہاں ہے حضرت
یعقوبؑ نے بھیڑیئے سے کہا تو مجھے خبر بتائیگا بھیڑیئے نے کہا نہیں حضرت یعقوب
نے کہا کیا سبب بھیڑیئے نے کہا میں ڈرتا ہوں کہیں میرا نام غماز اور چغلخور نہ پڑجائے
اور چغلی ہماری قوم میں بڑی عار کی بات ہے اور چغلخور پر خدا اور خلق کا غضب ہے
اور چغلخور جنت میں نہیں جاسکتا اور چغلخور کا خدا کی رحمت میں حصہ نہیں ہے حضرت
یعقوبؑ نے کہا میں تیرے بھائی کے باب میں سفارش کرونگا۔ بھیڑیئے نے کہا اگر

تو میرے بھائی کی نسبت سفارش کریگا تو میں تیرے بیٹے کی نسبت سفارش کرونگا
اگر میرا بھائی میرے پاس واپس آگیا تو میں خدا سے دعا کرونگا کہ تیرا بیٹا تیرے پاس
واپس آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کی مذمت میں فرمایا ہے کذاب اور
ذلیل اور ملعون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چغلخور اللہ کے
نزدیک تمام مخلوق سے بدتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ماں باپ کے ایذا دینے والے اور شراب بیچنے والے اور چغلخور پر میری
شفاعت حرام ہے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ بادشاہ سے چغلی کھانیوالے
کا گناہ تین شخصوں کے گناہ کی برابر ہے بادشاہ کے گناہ اور جسکی چغلی کھائی ہے
اوسکے گناہ اور چغلی کھانیوالے کے گناہ توریت میں مرقوم ہے طعن کرنے
والوں اور چغلی کھانیوالوں پر افسوس ہے کہ وہ جنت میں نہیں جائینگے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپسمیں بغض نہ رکھو اور چغلی نہ کھاؤ اور لوگوں کے برے
لقب نہ رکھو اور جنت میں میرے بغیر شفاعت کے داخل ہو جاؤ۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ ہر ایک بندے کی پانچ چیزوں سے
فارغ ہو چکا ہے عمل اور اجل اور اثر اور خوابگاہ اور رزق کوئی بندہ ان پانچ
چیزوں سے دور اور الگ نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں آیا ہے آدمیوں اور
جن کے سوا سے جنت میں سات چیزیں اور ہونگی حضرت یعقوبؑ کا بھیڑیا
اصحاب کہف کا کتا۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی۔ حضرت عزیرؑ کا گدھا۔ اصحاب
فیل کا ہاتھی حضرت علیؓ کا دُلدل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر۔ جاننا
چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کے پاس جنت سے غلمان بھیجدئے

دو کنوئیں میں حضرت یوسف کی حفاظت کرتے تھے اور انس اور محبت رکھتے تھے ۔ اللہ کے بندے جب گور میں دفن کئے جاتے ہیں تو اللہ اونکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قبر آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل ہے ۔ اہل سنت والجماعت نے کہا کہ عذاب قبر حق ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں خود خبر دیتا ہے جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا اونکے لئے زندگی تنگ ہے ۔ اور تنگ زندگی سے مراد عذاب قبر ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا ان دونوں پر گناہ کبیرہ کے سبب سے عذاب ہو رہا ہے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا آپ نے چھوارے کی ایک ٹہنی لی اور اوسکے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا ہر ایک ٹکڑا اوسی وقت سبز ہو گیا آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تعالے نے میری شفاعت سے انکا عذاب دور کر دیا ۔ رابعہ عدویہ کا ایک قبر پر گزر ہوا اسپر لوگ سفیدی کر رہے تھے کہا سفیدی کیوں کرتے ہو لوگوں نے کہا روشنی کے لئے ۔ رابعہ نے کہا جو قبر کے اندر ہے اوسے روشنی کی حاجت ہے اور جو قبر کے باہر ہیں اونہیں کچھ حاجت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت سے خوبرو چہرے اور فصیح زبانیں اور چکنے چپڑے بدن دوزخ کے طبقوں میں چیخ رہے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں ۔ کہتے ہیں جب ہارون رشید حج کو جاتا تھا تو کوفہ میں علیان مجنون کے پاس سے اوسکا گزر ہوا وہ نے کے گھوڑے پر سوار تھا اور لڑکے

اوسکے پیچھے تھے اور وہ کہتا تھا ہٹو ہٹو کہیں سیر الحیوان الات نہ مار دے ہارون رشید نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا علیان مجنون ہارون رشید نے کہا اسے بلاؤ لوگوں نے کہا ہارون رشید آپکو بلاتے ہیں تشریف لے چلئے وہ اوسیوقت چلا آیا اور ہارون رشید کے سامنے کھڑا ہو کر سر ہلانے لگا۔ ہارون رشید نے کہا اے علیان مجھے کچھ نصیحت کر کہا میں کیا نصیحت کروں یہ محل ہیں اور یہ قبریں ہیں ہارون رشید رونے لگا ہارون رشید نے کہا کچھ اور نصیحت کیجئے کہا جس شخص کو اللہ نے مال اور جمال عطا کیا اور اوسنے جمال میں پرہیزگاری اختیار کی مال میں سے اللہ کی راہ میں دیا اوسکا نام نیکوں کے دفتر میں لکھا جاتا ہے۔ ہارون رشید نے اپنے خزانچی سے کہا اسکو دس ہزار درہم دے کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔ علیان مجنون نے کہا اے امیر المومنین مال مال کے محتاجوں کو دینا چاہئے اور تیرے نفس پر جو دین ہے تو اوسے ادا کر اور دوزخ سے اپنے تئیں چھڑا ہارون رشید نے کہا اے علیان میرے ساتھ سوار ہو کر چلئے میں آپکو مکے لے چلوں وہ ہارون رشید کے ساتھ سوار ہو کر مکے چلے جب آدھی راہ طے ہو چکی اور ایک جنگل میں پہونچے تو سخت گرمی کے سبب سے ہارون رشید ایک سایہ دار درخت کے سایہ میں اوترپڑا اور علیان مجنون اس مضمون کے شعر پڑھنے لگا۔ اگر بالفرض دنیا تیرے پاس آجائے تو فی الفور کیسکو دیدے وال۔ کیا تجھے موت نہیں آئیگی۔ تو دنیا کو کیا کریگا۔ کیا دراز سایہ تجھے کافی نہیں۔ اے دنیا کے اکھٹا کرنیوالے اگر دنیا تجھے ملگئی تو جسطرح زمانے نے تجھے ہنسایا ہے

اوسیطرح زمانہ تجھے رولائیگا۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ایک قافلہ آیا اور اونے اپنا پنھیارا بھیجا۔ مفسر بیان کرتے ہیں کہ مالک بن زعران مصر کا رہنے والا تھا اوسنے لڑکپن ہی خواب میں دیکھا کہ وہ کنعان کی زمین میں داخل ہوا اور آفتاب آسمان سے اوترکے اوسکی آستین میں داخل ہوگیا اوس نے آفتاب کو آستین سے نکالکر اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔ ایک سپید ابر آیا اور وہ اوس پر موتی برسانے لگا اور وہ اون موتیوں کو چن چن کر اپنے صندوق میں بھرنے لگا۔ پس مالک بن زعران کسی معبر کے پاس اپنے خواب کی تعبیر پوچھنے گیا۔ معبر نے اوس سے کہا جب تک کہ تو مجھے کچھ نہیں دیگا میں خواب کی تعبیر نہیں بتاؤنگا۔ مالک نے اوسیوقت اوسے دو دینار دیئے معبر نے مالک سے کہا تجھے ایک غلام ملے گا اور فی الحقیقت وہ غلام نہیں ہے۔ اور تو اوس غلام کے سبب سے تونگر ہو جائیگا۔ اور قیامت تک وہ تونگری تیری اولاد میں رہیگی اور تو اوس غلام کی برکت سے دوزخ سے نجات پائیگا اور اسکی دعا سے جنت میں داخل ہوگا اور اس کی برکت سے تیرے اولاد بہت سی ہوگی اور ہمیشہ تیرا نام اور ذکر باقی رہے گا۔ مالک تعبیر سنتے ہی واپس آیا اور اوس غلام کے دیکھنے کی طمع میں سفر کا سامان تیار کیا اور شام کے جہاز میں شتر کے اراوے سے سوار ہوا اور کنعان کی زمین میں جا پہنچا کنعان کی زمین میں پہونچکر کبھی زمین کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی آسمان کی طرف وہ اسی کشمکش و پیچ میں تھا کہ ہاتف نے غیب سے آواز دی ابھی اوس غلام کی ملاقات بہت دور ہے تیری اور اوس غلام کی ملاقات میں پچاس برس باقی ہیں مالک اوس غلام کے دیکھنے کی طمع پر ہر سال دو دفعہ آتا تھا جب مخلوق کی ملاقات کی طمع کا یہ حال ہو تو اوس شخص کا

کیا حال ہوگا جسے مخلوق سے مولیٰ کی ملاقات کی طمع ہو بعض عالم کہتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کیطرف وحی بھیجی اے داؤد جسنے مجھے ڈہونڈا
اوس نے مجھے پایا اور جس نے مجھے پایا اوسنے میری حفاظت کی اور میرے
سوا کبھی کسیکو پسند نہیں کیا حضرت داؤد نے کہا اے خدا جو تیرا قصد
کرے اوسکی جزا کیا ہے فرمایا اوسکی جزا یہ ہے کہ میں اپنا گھر اوسکی بیڑی بنا دیتا
ہوں اور اپنا وصل اوسکا شکار حضرت داؤد نے زور سے ایک چیخ ماری اور
یہ کہا کہ میں مولے کے دروازے سے کسی حال میں جدا نہیں ہونیکا شاید انجام
اچھا ہو جائے۔ میرے ذمے کوشش کرنی ہے مولے کے ذمے بندوں پر
نرمی کرنی۔ بندے کے ذمے سوال ہے اور مولیٰ کے ذمے بخشش جب
پچاس برس گذر چکے تو مالک نے اپنے غلام بشری سے کہا جس غلام کی کہ میں
تلاش میں ہوں اگر وہ غلام تجھے ملگیا تو میں تجھے آزاد کردونگا اور اپنے مال
میں سے آدہا مال تجھے دونگا اور میری بیٹیوں میں سے جس بیٹی کیساتھ تو چاہیگا تیرا نکاح کردونگا
اور جس زمانے میں بہائیوں نے یوسف کے ساتھ بدسلوکی کی اور کنوئیں میں
ڈالا مالک دمشق میں تھا جب دمشق سے پھرا اور کنعان کی زمین میں آیا تو
دیکھا کہ اوس کنوئیں کے گرد پرندے اوڑرہے ہیں اور جسطرح کہ حاجی کعبے کا
طواف کرتے ہیں اسی طرح پرندے اوس کنوئیں کا طواف کررہے ہیں اور وہ
فرشتے تھے اللہ تعالیٰ نے اونکو یوسف علیہ السلام کے اکرام کے لیئے بھیجا
تھا مالک نے گمان کیا کہ پرندے ہیں اور یہ نہیں جانا کہ فرشتے ہیں کیونکہ وہ
کافر تھا بت پرستی کیا کرتا تھا۔ مالک نے قافلہ سے کہا آؤ پانی کی طرف چلیں شاید

اس خشک کنوئیں میں پانی اُبل آیا۔ جب وہ کنوئیں کے قریب پہونچا اور گدہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھی تو گدہے اپنی اپنی پیٹھ کا بوجھ پھینک کر کنوئیں کی طرف دوڑنے لگے۔ اسیطرح جس شخص کو مولی کے قرب کی طمع ہے جب تک دل میں سے دنیا کی محبت کو نکالکر نہیں پھینکیگا وہ مولے تک نہیں پہونچ سکتا۔ تکمتہ مالک کا فرہنا اور اسنے ایک مخلوق کے ڈہونڈ نے میں کوشش کی اور اسکی کوشش ضایع نہیں ہوئی پس اگر مومن خدا کی طلب میں کوشش کرے تو اوسکی کوشش کسطرح ضایع ہو سکتی ہے۔ مالک اوترا اور اپنے غلام بشری اور خادم قابل سے کہا کہ تم دونوں کنوئیں کے پاس جاؤ فرمایا اللہ تعالی نے پس اوس نے ڈول لٹکایا۔ اوسیوقت حضرت جبرئیل نے حضرت یوسف سے آکے کہا کھڑے ہوجئے کہا کہاں کو حضرت جبرئیل نے کہا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے ایک دن آئینہ دیکہا تھا کہا ہاں حضرت جبرئیل نے کہا آپنے آئینہ دیکھکر اپنے دل میں کیا کہا تھا حضرت یوسف نے کہا میں نے یہہ کہا تہا اگر میں غلام ہوتا تو میری قیمت کوئی نہیں دیسکتا حضرت جبرئیل نے کہا آج وہی دن ہے نکلئے۔ اور اپنی قیمت دیکھئے جب بندہ اپنی قیمت خود کہے تو اوسکی پہر کچھہ قدر اور قیمت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے نہ تمہاری صورت کی طرف نظر کرتا ہے نہ جسم کی طرف اور نہ مال کی طرف اور نہ قول کی طرف بلکہ تمہارے دل اور نیت کی طرف نظر کرتا ہے جب ڈول کنوئیں میں پہونچا تو بشری مالک کے مقابل تھا بشر نے کہا یہی غلام ہے جس کی تلاش میں ہم پچاس برس سے ہیں ؎

فصل بشارت کے بیان کی

اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ کو اسحاق اور یعقوب کی بشارت دی فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہمنے اسحاق کی بشارت دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی اور ایمان والوں کو شفاعت کی بشارت دی اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اونکو اسبات کی بشارت دے کہ اونکے لئے اللہ کے نزدیک سچا قدم ہے۔ اور مومن موحدوں کو جنت کی خوشخبری اور بشارت دی اللہ تعالےٰ نے فرمایا جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پہر اوسپر قولاً اور فعلاً قایم رہے تو اون پر مخلوق کے رب کی جانب سے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ یہہ کہتے ہیں کہ تم مصیبت سے مت ڈرو اور بخشش کے گم ہونے کا غم نکرو زبان سے پروردگاری کا اقرار کیا پہر بندگی پر قایم رہے اور پسندیدہ زندگانی کے ساتہہ خوشخبری دئے گئے اور منافقوں کو سخت عذاب کی بشارت دی اللہ تعالیٰ نے فرمایا منافقوں کو بشارت دے کہ اونکے لئے سخت عذاب ہے منافقوں کو جنت کی جانب کا حکم ہوگا۔ جب وہ جنت کے قریب جا پہونچیں گے اور اوسکی خوشبو سونگہیں گے تو اونہیں ندا دیجاویگی کہ تم جنت سے پہر جاؤ۔ تمہارا حصہ جنت میں نہیں ہے وہ ایسی حسرت کے ساتہہ پہرینگے کہ ویسی حسرت کے ساتہہ کوئی مخلوق نہیں پہریگی اور کہینگے اے خدا اگر تو جنت کے دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں ڈال دیتا تو ہمکو یہہ بہت آسان تہا اللہ جلشانہ ارشاد فرمایگا۔ تمہارے ساتہہ میرا یہی ارادہ

تھا تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے اور تم لوگوں کے دکھانے کے لیے عمل کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے الگ ہوتے تھے تو میرے سامنے گناہ کرتے تھے آج میں تمہیں عذاب کا مزہ چکھاؤنگا۔ اور میں نے تمہیں ثواب سے محروم کیا اور کافروں کو بھی سخت عذاب کی بشارت دہی فرمایا ..... کافروں کو سخت عذاب کی بشارت دے ۔ ایک حکیم نے کہا ہے اللہ تعالے نے ہر قیمتی چیز کو بے قیمت چیز کے اندر رکھا ہے موتی کو صدف میں مشک کو نافہ میں ریشم کو کیڑے میں شہد کو مکھی میں چاندی سونے کو پتھر میں ایمان کو دل میں عطار مشک کو دیکھتا ہے نافہ کو نہیں دیکھتا ریشم والا ریشم کو دیکھتا ہے کیڑے کو نہیں دیکھتا۔ غوطہ لگانے والا موتی کو دیکھتا ہے صدف کو نہیں دیکھتا اور چاندی سونے کا نکالنے والا چاندی سونے کو دیکھتا ہے پتھر کو نہیں دیکھتا اور شہد کی مکھیوں والا شہد کیطرف دیکھتا ہے مکھیوں کی طرف نہیں دیکھتا اللہ جل جلالہ ایمان کو دیکھتا ہے دل کو نہیں دیکھتا۔ بالجملہ حضرت یوسف کو کنوئیں سے نکالکر اسباب میں چھپالیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالے نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں چھپایا۔ پانچوں نمازوں میں صلوٰۃ وسطیٰ کو اور اسما میں اسم اعظم کو اور مومنین اور مومنات میں اولیا کو اور گھڑیوں میں جمعہ کی گھڑی کو اور راتوں میں شب قدر کو اور انکے چھپانے میں حکمت یہ ہے کہ بندہ ہر ایک نماز وقت پر پڑھے اور ہر ایک نماز کی نسبت یہی خیال کرے شاید یہی نماز صلوٰۃ وسطیٰ ہو اور سارے اہل سنت وجماعت کا اکرام کرے اور ہر ایک کی نسبت یہی خیال کرے کہ شاید یہی ولی ہو اور جمعہ کے دن گناہ نہ کرے بلکہ دعا مانگے

اور عاجزی کرے اور ہر ایک گھڑی کے نسبت یہی خیال کرے شاید یہی گھڑی
گھڑی قبولیت ہو اور رمضان کی سب راتوں میں جاگتا رہے اور ہر ایک رات
کی نسبت یہی خیال کرے کہ شاید یہی رات شب قدر ہو۔ جب صبح ہوئی تو
یوسف کے بھائی اپنی عادت کے موافق آئے اور کنوئیں میں جھانکا تو یوسف
کو نہ پایا۔ اونہوں نے قافلے کو آکے گھیر لیا اور کہا ہمارا غلام بھاگ گیا
ہے اور لوگوں نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ اس کنوئیں میں گھسا ہے سچ بتاؤ
تینے کنوئیں میں سے نکالکر اوسے کیا کیا اپنے اسباب میں سے ہمارا غلام نکالکر
دو ورنہ ہم اس زور سے چیخیں گے کہ تمہارے جسموں میں سے تمہاری جانیں نکل
جائینگے اور یوسف علیہ السلام بھائیوں کا یہ کلام سن رہے تھے پس قافلے والوں
کی اسباب میں سے حضرت یوسف کو نکال لیا۔ اور حضرت یوسف اسطرح کانپتے اور تھراتے تھے جسطرح
درخت کا پتا درخت پر ہلتا ہے یہودا نے قریب آکے حضرت یوسف سے
کہا اگر تو نے غلام ہونے کا اقرار کیا تو تو تیری خیر ہے ورنہ ہم ان سے لیکر تجھے
قتل کروا لینگے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا اے قافلے والو یہہ سچے ہیں
یہہ میرے صاحب ہیں اور میں نہیں ہوں مگر غلام اور اللہ تعالیٰ کیطرف اشارہ
کیا پھر دریافت کیا کنوئیں کی مصیبت اور بھائیوں کے ہاتھ سے کس کلمے کی
برکت سے تو نے نجات پائی حضرت یوسف نے کہا اوس کلمے کی برکت سے
جو صبح ہے اور دلوں میں اگا ہے اور تر و تازہ ہے اور جس نے لوگوں کو ہنسایا ہی
اور رولایا ہے اور ہلاک کیا ہے اور مارا ہے اور زندہ کیا ہے اور ۔ جمع کیا ہے اور
فرق کیا ہے ۔ اور بند کیا ہے اور کھولا اور آرام اور بےچینی میں ڈالا ہے اور

مانوس کیا ہے اور وحشی اور تندرست کیا ہے اور مریض اور اسرار کو پوشیدہ
کر دیا ہے۔ اور ظاہر وہ ایسا کلمہ ہے جس نے سنا اوسے اوس کلمے سے الفت
ہو گئی اور جسے اوس سے الفت ہوئی اوسے اوس سے عشق ہو گیا اور جسے
عشق ہو گیا اوس نے اس کلمے کی مخالفت نہیں کی اور وہ کلمہ شہادۃ ان
لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ ہے یعنے شہادۃ اور گواہی اس بات کی
کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کلمہ
عبرانی زبان میں توریت میں لکھا ہوا تھا مالک بن زعر نے یوسف سے پوچھا
تو کون ہے حضرت یوسف نے کہا میں غلام ہوں اور غرض یہ تھی کہ میں اللہ
کا غلام ہوں۔

فصل بندوں کے اقسام کے بیان میں

بندوں کی بہت سی قسمیں ہیں پہلی قسم عبید الکرامۃ یعنے وہ بندے جو بزرگ ہیں
اور وہ فرشتے ہیں اللہ تعالے نے فرمایا بل عباد مکرمون یعنے بلکہ بزرگ
بندے ہیں اور دوسرے قسم عبید المحبۃ یعنے وہ بندے جن کو محبت ہے اور
وہ حضرت ایوب علیہ السلام ہیں اللہ تعالے نے فرمایا نعم العبد انہ اواب
یعنے کیا اچھا بندہ ہے کہ وہ بہت رجوع ہے اور تیسری قسم عبید الخدمۃ یعنے
وہ بندے جو خدمت کرتے ہیں اور وہ زاہد اور عابد ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا۔ یعنے رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین
پر آہستہ چلتے ہیں۔ چوتھی قسم عبید البشارۃ یعنے بشارت کے بندے اور وہ

سننے والے ہیں فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ یعنے میرے اون بندوں کو خوشخبری اور بشارت دے جو قول کو سنتے ہیں اور اس میں سے بہتر کے تابعداری کرتے ہیں اور پانچویں قسم عبید المغفرۃ اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے فرمایا اللہ تعالے نے یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا یعنی اے میرے گناہگار بندوں اللہ کی رحمت سے نا امید نہو کیونکہ اللہ سب گناہ بخشدیگا۔ اور چھٹی قسم عبید الانابۃ یعنے رجوع ہونے والے بندے فرمایا اللہ تعالے نے ان فی ذلک لایۃ لکل عبد منیب یعنے اس میں ہر بندے رجوع ہونیوالے کے لئے نشانی اور دلیل ہے ساتویں قسم عبید الرحمۃ فرمایا اللہ تعالے نے نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم یعنے میرے بندونکو آگاہ کردے کہ میں بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہوں آٹھویں قسم عبید القربۃ فرمایا اللہ تعالے نے سبحان الذی اسریٰ لعبدہٖ لیلا یعنے پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات میں لیگئی۔ نویں قسم عبید المملوک یعنے وہ بندے جو ملک ہیں فرمایا اللہ تعالے نے ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا یعنے اللہ مثال بیان کرتا ہے مملوک بندے کی اشارہ مالک بن زعر نے حضرت یوسف کی اصلی شکل نہیں دیکھی تھی اگر اصلی شکل دیکھتا تو خریدنے نہ آتا اور اگر خرید لیا تہا تو پھر اوسے نہ بیچتا اور اسیطرح بہائیوں نے بہی حضرت یوسف کی اصلی شکل نہیں دیکھی تھی جو کچھ کہ یوسف میں حسن تہا اگر بھائی اُسے دیکھ لیتے تو جو کچھ انہوں نے اوسکے ساتھہ کیا ہے وہ ہرگز نکرتے اور جسطرح باپ کو یوسف سے محبت تھی اوسیطرح اونکو بھی ہوتی لیکن اللہ تعالے نے حضرت یوسف کی اصلی صورت کو بہائیوں سے چھپا لیا اور اسی سبب سے باپ کی محبت سے اونہیں

تعجب تھا اور کہتے تھے کہ ہمارے باپ کو کیا ہو گیا کہ وہ یوسف کو ہم سے اچھا
جانتا ہے حالانکہ ہماری صورتیں اوسکی صورت سے بہت اچھی ہیں یہی حال گنہگار بندے
کا ہے اگر گنہگار بندہ اپنے مولی کو پہچان لیتا تو ہرگز گناہ نکرتا تو خدا کی محبت ظاہر کرتا
ہے اور پھر گناہ کرتا ہے نام خدا یہ بات نہایت ہی عجیب ہے اگر تیری محبت سچی
ہوتی تو تو اللہ کی اطاعت کرتا کہ محب محبوب کی اطاعت کرتا ہے حکایت
جنید بن محمد ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت اپنے شوہر
کے ساتھہ مسجد کے دروازے پر آکے کھڑی ہوئی اور کہا اے شیخ میرا یہ شوہر
دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے جنید رحمہ اللہ نے کہا جائز ہے
اوس عورت نے جنید سے کہا اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں جب جنید نے
کہا نہیں عورت نے کہا افسوس اگر اجنبی عورت کا دیکھنا جائز ہوتا تو میں چہرے
سے نقاب اوٹھاتی تاکہ تو مجھے دیکھتا جس شخص کی بی بی مجھ جیسی ہو کیا اوسے
جائز ہے کہ وہ کسی اور عورت کو پسند کرے یہ سنتے ہی جنید نے ایک چیخ ماری اور
بیہوش ہو کر گر پڑے اور وہ عورت اپنے شوہر کے پاس چلی آئی جب جنید کو ہوش
آیا تو لوگوں نے حال پوچھا کہا میں نے گمان کیا کہ اللہ تعالی کہتا ہے اگر یہہ جائز
ہوتا کہ بندہ دنیا میں مجھے ان آنکھوں سے دیکھے تو میں اپنے اور بندے کے
درمیان میں سے پردہ اوٹھا دیتا تاکہ بندہ یہ جان لیتا کہ میرے سوا کسی غیر
کیطرف اوسے رجوع ہونا جائز نہیں ۔ بالجملہ مالک بن زعر نے اونسے کہا یہہ
غلام تم کتنے کو بیچتے ہو یوسف کے بھائیوں نے کہا اگر عیبوں کے ساتھہ تم اسے
خریدنا چاہتے ہو تو ہم تمہارے ہاتھہ اسے بیچ ڈالیں گے مالک نے کہا اس میں

کیا کیا عیب ہیں بھائیوں نے کہا چور اور جھوٹا اور جھوٹے خواب بیان کرنیوالا اور بھگوڑا ہے مالک نے کہا ان عیبوں کے ساتھ تم کتنے کو بیچنا چاہتے ہو اور یوسف علیہ السلام کبھی مالک کیطرف دیکھتے تھے اور کبھی بھائیوں کی طرف اور اپنے دل میں کہہ رہے تھے مجھے گمان نہیں ہے کہ کوئی شخص میری قیمت دیسکے کیونکہ بھائی بہت سا مال طلب کرینگے مالک نے کہا میرے پاس ان کھوٹے درہموں کے سوا اور کچھ نہیں ہے حالانکہ اوسکے پاس چار لاکھ دمشقی دینار تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سترہ درہم تھے اور بعض کہتے ہیں چودہ سو دینار تھے بھائیوں نے کہا جو کچھ ہے لاؤ اونہوں نے مالک سے چند درہم لے لئے بعض عالم کہتے ہیں بیس ۲ تھے اور بعض کہتے ہیں چودہ ۱۴ تھے اور بعض کہتے ہیں دس تھے اور بعض کہتے ہیں سات تھے جو شخص اپنی قیمت خود کہے اوسکی سزا یہی ہے۔ جاننا چاہئے کہ دلوں کا اعتبار ہے نہ صورتوں کا یہی حال اُس شخص کا ہے جس نے دنیا کے بدلے آخرت بیچدی یحیی بن معاذ نے کہا اے ضعیف الایمان اے ضعیف الیقین کب تک دنیا کے بدلے آخرۃ کو بیچتا رہے گا۔ اے دین کے سبب سے دنیا کے بلند کرنیوالے کیا رحمن نے تجھے یہی امر کیا ہے کیا قرآن میں یہی حکم نازل ہوا ہے یحیے بن معاذ رازی کے اشعار کا مضمون ہم دین کو پارہ پارہ کرکے دنیا بلند کرتے ہیں نہ دین ہی باقی رہتا ہے اور نہ وہ چیز کہ جسے ہم بلند کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اچھا ہے وہ بندہ جس نے اپنے رب کو اختیار کرلیا اور آخرت کے لئے جسکی توقع رکھتا ہے دنیا دے ڈالی۔ اگر دنیا کے سبب سے انسان کا دین باقی رہ جائے تو دنیا کے

جاتے رستے میں کچھ نقصان نہیں ہے۔ باقی رہنی والی چیز کو تو ویران کرتا ہے
اور فنا ہونے والی چیز کو آباد۔ نہ وہ آباد ہو سکتی ہے اور نہ یہ اوسے آباد کر سکتا
ہے۔ کیا تیری خواہش یہ ہے کہ تیری موت دفعۃً ایسی حالت میں آجائے کہ تونے
کوئی ایسی نیکی نہ کی ہو کہ جو تیرے ساتھ اللہ تک جائے۔ کیا تیری خوشی یہ ہے
کہ تیری زندگی ایسی حالت میں فنا اور پوری ہو کہ تیرا دین تو بہت کم ہو اور تیرا مال بہت
زائد۔ بعض عالموں نے کہا ہے دنیا چند روزہ ہے اور عقبے دراز اور مولیٰ ابدی
یعنے ہمیشہ جنے دنیا کے بدلے آخرت بیچدی اوسکے پاس نہ دنیا رہتی ہے نہ
عقبے نہ مولیٰ نہ کوئی اور چیز اور وہ آخرت میں نہایت ٹوٹے اور نقصان میں ہے
وہب بن منبہ نے کہا ہے میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے
کوہ طور کی راہ میں ابلیس ملا حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا اے ابلیس تونے یہ
کیا برا کام کیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ ابلیس نے کہا میں نے یہ
نہیں چاہا کہ میں اپنے دعوے سے پھر جاؤں اور تجھ جیسا ہو جاؤں میں اللہ کی
محبت کا دعوے کر چکا ہوں میں نے یہ نہیں چاہا کہ اوسکے سوائے کسی اور کو سجدہ
کروں میں نے عذاب اختیار کر لیا اور محبت کے دعوے میں جھوٹا ہونا نہیں اختیار
کیا اور تونے اے موسے خدا کی محبت کا دعویٰ کیا اللہ نے تجھ سے کہا انظر الی
الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی یعنے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنے مکان
میں برقرار رہا تو البتہ تو مجھے دیکھ سکیگا۔ تو علی الفور پہاڑ کیطرف دیکھا اگر تو پہاڑ کیطرف
نہ دیکھتا اور اپنی آنکھیں بند کر لیتا تو بیشک تو اللہ کو دیکھ لیتا حضرت موسیٰ نے کہا
اے ابلیس سب سے بدتر آدمی کون سا ہے شیطان نے کہا جنے دنیا کے بدلے

آخرت بیچی پس افسوس ہے اوس شخص پر جنے دنیا کے بدلے آخرت بیچدے
اور بہائیوں نے یوسف کو بیچدیا تھوڑی سی قیمت سے یعنے چند درہموں پر اور وہ یوسف
سے بیزار تھے۔ جہوٹ دنیا میں عار ہے اور آخرت میں آگ ہے یعنے یہ عار بہائیوں
پر چہوٹے اور بڑوں کے نزدیک قیامت تک رہی عالم کہتے ہیں کہ اللہ تعالی
نے حضرت یوسف کے بہائیوں کے توبہ کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے اونکا قصہ بیان کیا کہ اونہوں نے یوسف کو تھوڑی قیمت پر بیچدیا
تو اوس شخص کا کیا حال جسنے گناہ کیا اور توبہ نہیں کی **حکایت** ایک نوجوان
نے ذوالنون مصری کے ہاتھ پر توبہ کی اور اُنکے شاگردوں کو سو اشرفیاں دیں
اور ذوالنون مصرے اوس نوجوان کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اوس نوجوان
نے ذوالنون مصری کے شاگردوں سے شکایت کی کہ سو اشرفیاں میں نے
صرف اسی سبب سے خرچ کی تہیں کہ وہ مجھے اپنے شاگردوں میں داخل کرلیں اور میری
طرف بالکل توجہ نہیں کرتے یہہ خبر ذوالنون مصری کو پہونچگئی اونہوں نے اوسے
بلاکے اپنی انگوٹھی دی اور یہ کہا اسے بازار میں لیجاؤ اور بیچ لاؤ۔ مجھے اسکی قیمت کی
ضرورت ہے وہ انگوٹھی بازار میں لیگیا۔ اور سب بازار والوں کو دکھائی کسی نے
اوسکی قیمت دس درہم سے زیادہ نہیں کہی وہ انگوٹھی پہیر لایا اور خریداروں کا حال بیان
کردیا۔ ذوالنون مصری نے کہا تو نے کن لوگوں کو دکھلائی تھی کہا بزازوں اور کنجڑوں
اور کمیروں اور موچیوں کو ذوالنون مصری نے اوس سے لیکے دوسرے شاگرد
کو دیدی اور کہا جوہریوں کے پاس لیجا جوہریوں نے دولاکھ اشرفیوں کو وہ
انگوٹھی خریدلی ذوالنون مصری نے وہ سب اشرفیاں لیکے اوس نوجوان

کو دیدیں اور کہا تو صرافی صرف اس قدر جانتا ہے جسقدر موچی انگوٹھی کو۔ نادانی کے سبب سے یوسف کے بہائیوں نے یوسف کو چند درہم کے بدلے بیچدیا۔ اگر وہ یوسف کو پہچان لیتے تو اشرفیوں کے بدلے بھی ہرگز نہ بیچتے۔ مالک نے یوسف کی بہائیوں سے کہا تم مجھے اپنے ہاتھ سے دستاویز لکھدو کہ ہم نے یہ غلام فلان شخص کے ہاتھ اتنے درہم کو بیچا۔ اونہوں نے اوسیوقت دستاویز لکھدی مالک نے دستاویز لے لی اور جیب میں رکھلی جب بہائی کوچ کرنے لگے تو مالک سے کہا اسے مضبوط رسی سے باندہ لو کہیں بہاگ نہ جائے اور گلے میں طوق اور پانوں میں بیڑیاں ڈالے بغیر اسے ایک شہر سے دوسرے شہر میں نہ لیجانا۔ ہم تیرے بھلے کی کہتے ہیں پھر بہائی اوسے چھوڑ کے واپس چلے آئے تو یوسف اونہیں دیکھکر بہت رویا سوداگر نے حضرت یوسف سے کہا اے غلام حضرت یوسف نے کہا ہاں سوداگر نے کہا میرے پاس آ سوداگر نے اپنے سامنے بٹھا کر ایک صوف کا حلہ پہنایا اور لوہے کی بیڑیاں منگا کے پانوں میں ڈالیں اور طوق سے دونوں ہاتھ گردن تک جکڑ دیئے۔ جب سوداگر نے کوچ کا قصد کیا تو حضرت یوسف نے کہا اے سوداگر مجھے آپ سے کچھ عرض ہے مجھے اتنی اجازت ملجائے کہ میں اپنے آقاؤں کو رخصت کردوں شاید پھر کبھی میری انکی ملاقات نہو مالک نے کہا اے غلام تو کیسا شریف اور بزرگ ذات ہے کہ تو انکے نزدیک کس قدر چاہتا ہے باوجودیکہ انہوں نے تیرے ساتھ کیا کیا کیا۔ حضرت یوسف نے کہا ہر ایک شخص اپنی لیاقت اور حیثیت کے موافق کام کرتا ہے۔ بہائی صف باندھے ہوئے کھڑے تھے۔ حضرت یوسف انکے پاس گئے جب بہائیوں کے قریب پہونچے

تو کہا خدا تم پر رحم کرے اگرچہ تم نے مجھپر رحم نہیں کیا خدا تمہیں عزت دے اگرچہ تم نے مجھے ذلیل کیا خدا تمہاری نگہبانی کرے اگرچہ تم نے مجھے بیچا یا خدا تمہاری مدد کرے اگرچہ تم نے میری مدد نہیں کی۔ پھر حضرت یوسف رونے لگے اور حضرت یوسف کے ساتھ اونکے بھائی بھی زار زار روئے اور کہنے لگے اے یوسف ہمنے جو کچھ کیا اس سے ہم سخت شرمندہ ہیں اگر ہمکو باپ کا خوف اور باپ کی شرم نہوتی تو باپ کے پاس ہم تجھے پھر واپس لے چلتے مضمون اشعار اگر حیا نہوتی اور عار کا خوف نہوتا تو تمہارے ظلم کے سبب سے اپنی کمر زنار سے باندھ لیتا۔ اے میرے خون کے بدلہ لینے والو مجھے تم نے ہی قتل کیا ہی پھر تم میرے خون کا بدلہ کسطرح لے سکتے ہو۔ جب کوئی بندہ کسی گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہے تو پھر وہ اس پر شرمندہ ہوتا ہے اور جب شرمندہ ہوتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے جس نے نادانی سے کوئی کام برا کیا اور پھر توبہ کرلی اور اپنے تئیں درست کرلیا یعنے ایمان لایا اور یقین کیا اور خدا کو سچا جانا اور خاص خدا کے لئے عمل کیا اور کوشش کرکے خدا کا قرب حاصل کیا اور نجاست اور کثافت کو دور کیا اور گناہوں کو آنسوؤں کے قطروں سے دہویا اور یہ کہا کہ مجھے میری معرفت نے تیری طرف راستہ دکھلایا اور گناہوں کی ذلت نے تیرے سامنے مجھے لا کھڑا کیا مضمون اشعار اے خدا تجھے کوئی مجھے پناہ دینے والا نہیں تیرے عفو سے میں تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اگر تو نے عذاب کیا تو میں سزاوار ہوں کیونکہ میں نے گناہ کیا اور اگر تو نے معاف کردیا تو تیری شان کے قابل یہی ہے میں بندہ ہوں اور ہر ایک گناہ کا اقرار کرتا ہوں

اور تو سید اور صمد اور غفور ہے۔ تیرے اعراض سے تیرے وصل کے
ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ تیری بخشش کے سوائے میرا کوئی پناہ دینے والا نہیں
مرنے سے پہلے تیری مہربانی کا امیدوار ہوں۔ اور جو میری امید ہے تو
اوس پر قادر ہے۔ میری جسم کی لاغری اور میرے سانس کا ضعف اب میرے
سید قابل غور ہے۔ جو کچھ چھپا ہوا تھا وہ سب ظاہر ہو گیا۔ **روایت** کہ
اصمعی نے کہا میں بیت اللہ کیطرف گیا۔ رات میں گئے گرد طواف کر رہا تہا
اور چاندنی رات تھی کہ ناگاہ میرے کان میں ایک نہایت اچھی دردناک آواز
آئی میں اوسے آواز کے پیچھے پیچھے چلا گیا تو دیکھتا کیا ہوں ایک نوجوان ہی خوبصورت
نیک خصلت نیکی کے آثار اوسکے چہرے سے ظاہر ہیں اور اوسکے سر پر دو گیسو
ہیں اور وہ کعبے کے پردوں سے لٹکا ہوا یہ کہہ رہا ہے۔ اے خدا اے سید اے
مولی سب آنکھیں سو رہی ہیں اور تارے بھی چھپ گئے اور تو زندہ اور قیوم ہے بادشاہ
ہے سب بادشاہوں نے دروازے بند کر لئے اور دروازوں پر چوکیدار اور
دربان کھڑے کر دیے اور ہر ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ
علیحدگی میں ہے اور تیرا دروازہ مانگنے والوں کیلئے کھلا ہوا ہے اور میں سائل ہوں
تیرے در پر حاضر ہوں گناہگار محتاج خطاوار مسکین ہوں۔ تیرے دروازے پر کھڑا
ہوا ہوں تیرے در پر آیا ہوں۔ اے رحیم تیری رحمت کا امیدوار ہوں اے
کریم اے رحیم اے ارحم الراحمین تیرے در پر آیا ہوں کہ تو لطف کی نگاہ سے میری
طرف دیکھے۔ پھر وہ اس مضمون کے شعر پڑھنے لگا۔ اے رات کے اندہیرے
میں حاجتمند اور بیقرار کی دعا قبول کرنے والے۔ اے مرض کی حالت میں

نقصان اور مصیبت کے دفع کرنیوالے - جو لوگ تیرے پاس آئے تھے وہ کعبے
کے گرد سوئے اور بیدار ہوئے - اور اے قیوم تیری سخاوت کی آنکھ نہیں سوتی
اگر شریفوں کے سوائے تیری سخاوت کا اور کوئی امیدوار نہیں ہے - تو گنہگاروں
پر کون بخشش کرے گا - اے رب اے موسلے بیت اللہ اور حرم کے حق کے
سبب سے میرے رونے پر رحم کر - تو غفور ہے میرے گناہ بخشدے بخشش اور
کرم سے میرے گناہ معاف کردے - معافی کی فضیلت اپنے بخشش اور کرم سے
مرحمت فرما - پھر وہ نوجوان آسمان کی طرف سر اوٹھاکر یہ کہنے لگا - اے خدا
اے سیدا اے موسلے اگر میں نے علم اور معرفت کے سبب سے
تیری اطاعت کی تو تیرے لئے حمد اور شکر ہے - اور تیرا مجھ پر احسان ہے
اور اگر میں نے تیری نافرمانی کی تو تیرے حجت میرے اوپر قایم ہے - اے
خدا مجھ پر رحم کر اور میرے سب گناہ بخش دے - اور مجھے جنت میں میرے
نانا اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے حبیب اور اپنے مقبول محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم مت کر - اے رب العالمین میں
ساری خلق کو چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں - اے خدا میں قصد کر کے تیرے پاس
آیا ہوں - تو گنہگاروں کی پناہ ہے - اے خدا تیرے بخشش کے دروازے
پر آیا ہوں - تاکہ تو اپنے فضل سے مجھپر رحم کرے - اے خدا تو فی الحقیقت صاحب
فضل و احسان ہے - اور وحشت زدہ لوگوں کا مونس پھر وہ نوجوان آسمان کی
طرف سر اٹھا کے یہ کہنے لگا - اور ندا کرنے لگا - اے میرے خدا اے میرے
سید اے میرے مولی دنیا اچھی نہیں ہے - مگر تیرے ذکر سے اور عقبے اچھی نہیں

ہے مگر تیرے بخشش سے اور زمانہ اچھا نہیں ہے مگر تیری اطاعت سے
اور دن اچھا نہیں ہے مگر تیری خدمت سے اور رات اچھی نہیں ہے مگر تیرے
مناجات سے اور دل اچھے نہیں ہیں مگر تیری محبت سے اور نعمت اچھی نہیں
ہے مگر تیری مغفرت سے اے ارحم الراحمین دنیا اور آخرت بن تیرے اچھی
نہیں ہے۔ پھر وہ نوجوان کہنے لگا اے خدا نیکیوں سے تجھے کچھ فائدہ نہیں
اور بدیوں سے تجھے کچھ نقصان نہیں۔ اے کریم میرے گناہ معاف کر
پھر اس مضمون کے شعر پڑھنے لگا۔ اے خدا کہ تجھ سے ہر وقت امید ہے
میں نے اپنی مصیبت کی شکایت کی تو مجھ پر رحم کر اے امید پوری کرنیوالے
تو ہی میری مصیبت کا دفع کرنے والا ہے۔ میرے سب گناہ بخشدے اور میری
حاجت پوری کر۔ میرا توشہ کم ہے میں جانتا ہوں کہ مجھے منزل مقصود پر نہیں
پہونچا سکتا۔ توشے کی کمی کے لئے روؤں یا راستہ کی دوری کے لئے میں
نے نہایت برے اور بد عمل کئے ہیں اور دنیا میں کوئی گنہگار ایسا نہیں ہے
جسنے میرے سے گناہ کئے ہوں۔ میں مسافر اور تن تنہا اور کم لشکر ہوں
میں نے تجھے شکایت کی ہے۔ تو میری شکایت کو قبول کر اے خدا اگرچہ
تو نے میری رغبت سے پہلے مجھے دیا ہے اے خدا تو اپنی بخشش کو پورا کر
اور مجھے جلد آرام پہونچا۔ وہ نوجوان اس مضمون کے اشعار بار بار پڑھتا
تھا۔ یہانتک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا میں اسکے قریب گیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ امام زین العابدین
علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم ہیں میں نے آپ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور
مجھے اونکی اس حالت پر رونا آگیا۔ میرے آنسوؤں میں سے ایک قطرہ آپکے